



CHECKED

CHECKED 1988

کتاب حالات

اقوام جرائم پیشہ ملک سرکار عالی

— (درجہ اول) —

میر لایت حسین مدگار صدر ناظم کوٹوالی انچارج صدر دفتر انتہر ویا میٹری لقی

نائب صدر ناظم کوٹوالی اضلاع سرکار عالی ٹیٹ

صاحب جسکو

عالیجناب صدر ناظم کوٹوالی اضلاع سرکار عالی نے

بعد ملاحظہ پسند فرمایا

مطبوعہ شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ حیدر آباد کون

۱۳۴۷ھ

بارہم

نیت حکم

CHECKED 1995

۱۹۳۸

مندرجہ ذیل کتب اور مضامین عہدہ داران کو توالی سے مدد لی گئی ہے

-
- (۱) کرنل کلاس ان بمبی پرنیڈنسی مرتبہ مسٹر کنڈی انپکٹر جنرل پولیس ملک بمبی
(۲) ایضاً ان مدراس پرنیڈنسی " کرنل کتروپ مسٹر ملی اسٹنٹ انپکٹر جنرل پولیس بمبی
(۳) حالات اقوام جرائم پیشہ " مولوی مسعود علی صاحب بی۔ اے
(۴) نوٹس " مسٹر تنکن صدر ناظم کو توالی اضلاع سرکار عالی
(۵) نوٹس " عہدہ داران کو توالی اضلاع سرکار عالی
(۶) لکچر سس " مسٹر گیر صاحب مددگار ناظم کو توالی ملک متوسط ہند
(۷) کرنل ٹریس آف انڈیا " مسٹر پاپارٹو نامڈ و مدراس پولیس
-

فہرست اسماء اقوام جرائم پیشہ

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	ایگری	۴۹	وڈر
۲	باوریہ	۵۲	مینا دیواڑ - یایانا دیواڑ
۱۱	بنجارہ - لمباڑہ	۵۶	بہر تراش
۱۶	بھاسٹا	۵۸	سنوریہ
۲۲	پاڑوسی	۶۰	مینا
۲۵	تلہ پالمواڑ	۶۳	چھپر بند - فقیر
۲۶	چنچلوڑ	۶۵	ترلے
۲۸	دونگا داسری	۶۶	عادی زہر کھلانیوالے
۳۳	ڈومر	۶۸	منڈ لوڑ
۳۴	کنجڑ	۶۹	پنچہ کٹلوڑ
۴۰	کیکاڑی	۷۱	گوپال
۴۴	مانگ گاڑوسی	۷۳	ایرائی بوجی
۴۷	مٹانی		

کتاب الجنایات

تمہید

یہ تو حالات اقوام جرائم پیشہ جن کا وجود ملک ہندوستان کے مختلف ممالک میں پایا جاتا ہے بہت سارے ممتاز عہدہ داران اپنے وسیع تجربہ اور معلومات کے لحاظ سے بزبان انگریزی قلمبند کئے ہیں۔ مگر ملک حیدرآباد وکن کے لئے جو تقریباً بلحاظ تعداد اقوام جرائم پیشہ برٹش انڈیا کے اکثر ممالک کے ماثل ہو۔ کوئی ایسی مکمل کتاب حالات کی موجود نہیں جو موجودہ طریقہ طرز معاشرت و ارتکاب جرائم۔ جرائم پیشہ کے انکشاف کے لئے زمانہ حالیہ کی تحقیقات کے مطابق بکار آمد ہو سکے۔

مولوی مسعود علی صاحب بی۔ اے۔ اس میں شک نہیں لائق شکر یہ ہیں کہ صاحب موصوف نے ۱۳۰۹ھ میں ایک رسالہ موسوم بہ حالات اقوام جرائم پیشہ اُس وقت کی تحقیقات اور تجربہ کے لحاظ سے مرتب فرما کر عہدہ داران پولیس کی معلومات کی غرض سے شائع فرمایا۔ اور یقینی آج تک اُس سے مدد ملا کی۔

مگر یہ مسئلہ امر ہے کہ حالاتِ اقوام جرائم پیشہ کسی وقت میں مکمل نہیں کھے جاسکتے۔ کیونکہ جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا ہے اور مہذب دنیا کے قابلِ اشخاص اپنی صنعت و حرفت میں نئی نئی ایجاد و اختراع کر رہے ہیں اقوام جرائم پیشہ بھی جو درحقیقت جرائم کے عادی ہوتے ہیں اپنی تیزی طبع سے سابقہ طریقہ جرائم میں بہت پیدا کرنے کے لئے جن کا علم محکمہ تفتیش جرائم کو ہو چکا ہے۔ ایسے کچھ تغیرات پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں کہ جن سے اگر سابقہ حالات کا مقابلہ کیا جائے تو اس میں بین فرق دیکھ کر تعجب ضرور ہو گا۔ اور جن اشخاص کو کہ ان کے موجودہ طرز معاشرت کی خبر نہ ہو وہ یہ ضرور کہیں گے کہ یہ دو مختلف اقوام کے حالات ہیں مگر دیکھا جائے تو درحقیقت یہ وہی لوگ ثابت ہوتے ہیں جنہوں نے اکثر محکمہ جات تفتیش جرائم میں اپنے حالات مکمل طور پر لکھوا دئے ہیں۔ چنانچہ خاص ملک حیدرآباد کے لئے اس کے متعلق بہت ایسے نظائر موجود ہیں جن کا مناسبت مقام کے لحاظ سے حالاتِ اقوام جرائم پیشہ میں آگے بڑھ کر صراحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور جس کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر قوم جرائم پیشہ نے اپنے قدیم اور رواجی حرکات و سکنات لباس اور طریقہ جرائم میں کیا کیا تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔

میرا اس بیان سے یہی مطلب ہے کہ اس کی بہت سخت ضرورت ہے کہ جیسے جیسے حالاتِ اقوام جرائم پیشہ میں واقعات جدید معلوم ہوتے جائیں۔ ویسے ویسے کتاب حالاتِ اقوام جرائم پیشہ میں وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتی رہے تو البتہ کتاب مکمل ہو سکتی ہے اور جب تک ایسا نہ ہو کوئی کتاب مکمل نہیں

کہی جاسکتی۔

میں نے اس کتاب کی تالیف میں اس بات کا بہت خیال رکھا ہے کہ نہ صرف موجودہ زمانہ کے معلومات اور تجربہ کے لحاظ سے اقوام جرائم پیشہ کے حالات بتلائے جائیں بلکہ سابقہ حالات کا بھی مختصراً موقع و محل پر ذکر کیا جائے۔ اور میں عہدہ داران پولیس سے متوقع ہوں کہ اگر کسی عہدہ دار کو منجملہ حالات مندرجہ کتاب ہذا آئندہ کسی قوم جرائم پیشہ کے متعلق اگر کوئی خاص بات معلوم ہو تو وہ صدر محکمہ نظامت کو توالی اصلا ع سرکار عالی کو براہ کرم اس سے مطلع کریں تاکہ یہ کتاب اور زیادہ کارآمد ثابت ہو سکے۔

ف۔ جرائم پیشہ کی تعریف قانون مجریہ وقت میں بتلائی گئی ہے۔ کہ جرائم پیشہ قوم سے ایسی قوم یا گروہ یا فرقہ اشخاص مراد ہے جو حسب دفعہ (۳) جرائم پیشہ مشہر کیا گیا ہو۔ الفاظ قوم یا گروہ یا فرقہ میں کوئی حصہ یا افراد کسی قوم یا گروہ یا فرقہ اشخاص کے شامل کئے جائیں گے۔ پس اس لحاظ سے اقوام جرائم پیشہ کی تقسیم یوں ہو سکتی ہے۔ اول ملکی مشہر وغیر مشہر۔ غیر ملکی مشہر وغیر مشہر۔ اس کتاب میں میں نے پہلے اُن اقوام جرائم پیشہ کے حالات لکھے ہیں جو علاقہ سرکار عالی میں مشہر کئے گئے ہیں اور بنظر سہولت بقید حروف تہجی ہر ایک قوم کا نام اور اس کے حالات بتلائے ہیں۔

مشہر اور غیر مشہر میں یہ فرق ہے کہ گو غیر مشہر اقوام بھی مثل مشہرہ اقوام جرائم پیشہ کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن مشہر کرانے کی غرض سے اس کی سخت ضرورت لاحق ہوتی ہے کہ اُن کے مکمل حالات متعلقہ جرائم جب تک

فراہم نہ ہوں اُس وقت تک وہ مشہر نہیں کرائے جاسکتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اقوام جرائم پیشہ مندرجہ ذیل سے صرف (۱۷) اقوام اس وقت تک مشہر کرائے گئے ہیں اور بقیہ زیر غور ہیں۔ چونکہ آئندہ چلکر ان کے حالات مکمل ہو جانے کے بعد اس کی لازماً ضرورت لاحق ہوگی کہ وہ بھی بتدریج مشہر کرائے جائیں اس لئے اُن کے حالات بھی جہاں تک موجودہ تحقیقات میں مل سکے بیان کر دئے گئے ہیں تاکہ عہدہ داران کو توالی کے ایک حد تک معلومات وسیع ہوں اور اُن کے مقابلہ میں مواد فراہم کیا جاسکے۔

اقوام جن کا جرائم پیشہ ہونا سرکار سے مشہر کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں:-
 (۱) کنجر (۲) کیکاڑی (۳) ملتانی (۴) بادریہ (۵) چارن بنجارے
 (۶) وڈر (۷) چنچلوڑ (۸) تلہ چالوار (۹) یانا دیواڑ (۱۰) پاتھروڑ (۱۱)
 پرکھیر کلوڑ (۱۲) کوروے (۱۳) ڈوسر (۱۴) الیگری (۱۵) پاروی (۱۶)
 بھامٹہ (۱۷) مانگ گاروڑی -
 اقوام غیر مشہرہ جو ملک حیدرآباد میں بغرض ارتکاب جرائم آتے جاتے ہیں یا پائے جاتے ہیں:-

(۱) درنگا داسری (۲) چھپر بند (۳) سنورے (۴) بھیل (۵) ترٹے
 (۶) منڈلوڑ (۷) گوپال (۸) مینہ (۹) بھرتراں (۱۰) عادی زہر کھلانیوا
 (۱۱) پنچہ کنٹل واڑ (۱۲) سندھی بلوچی -

ان اقوام کا نام لینے کے بعد یہ ذکر کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ یہ اقوام ملک سرکار عالی کے کن کن اضلاع میں پائے جاتے ہیں جہاں

عموماً جرائم کا ارتکاب ان ہی سے ہوا کرتا ہے۔

(۱) یرکلہ :- یہ ملک تلنگانہ میں اضلاع دڑگل - نلگنڈ - کریمنگر - میدک

محبوب نگر - نظام آباد - اطراف بلدہ - میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں کی عام زبان تلنگی ہے۔ اور یہ زبان مذکور سے پوری وقفیت رکھتے ہیں۔

(۲) کیکاڑی :- یہ یرکلوں کی شاخ ہے۔ اور اضلاع مرہٹواڑی - اورنگ آباد

ناندیڑ - پربھنی - بیڑ - عثمان آباد - بیدر شریف میں پائے جاتے ہیں۔ اور مرہٹی زبان میں مہارت رکھتے ہیں۔

(۳) کوروا - کورچہ - یہ بھی دراصل قوم یرکلہ سے ہیں اور اضلاع کرناٹک

راپچور - گلبرگہ - میں پائے جاتے ہیں۔ اور اکثر اضلاع محبوب نگر اور بیدریں بھی گشت لگانے کے عادی ہیں اور زبان کنڑی خوب جانتے ہیں۔

(۴) دڑ - جن کے اقسام آئندہ چکر بتلائے جائیں گے تمام اضلاع

مالک محروسہ سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں۔

(۵) پاروسی - ہرن شکاری - زیادہ تر اضلاع راپچور - گلبرگہ شریف

محبوب نگر - عثمان آباد میں ہوتے ہیں۔

(۶) بخارے - لمباڑے - تمام ملک سرکار عالی میں ہیں۔

(۷) مانگ گاڑوڑی - اکثر اضلاع اطراف بلدہ - بیدر شریف - گلبرگہ

عثمان آباد - بیڑ - پربھنی - ناندیڑ - میں ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ ہمیشہ سے آوارہ

گردی کے عادی ہیں۔ اور اکثر دوسرے اضلاع میں بھی چکر لگایا کرتے ہیں

(۸) پاتھرڈ - اضلاع نظام آباد - عادل آباد - ناندیڑ - اطراف بلدہ

بیدر میں پائے جاتے ہیں۔

(۹) بھاسٹہ یا اوچلہ - مخصوص اضلاع عثمان آباد - رانچور - گلبرگہ - بیدر - بٹر - ناندیڑ - وپر بھنی میں پائے جاتے ہیں۔

(۱۰) ڈومر عموماً اضلاع تلنگانہ و کرناٹک یعنی تلنگنہ - ورنجل - کرینگر - محبوب نگر - بلدہ حیدر آباد - میدک - رانچور - اور اطراف بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔

(۱۱) پہلوان یا کلہائی - یہ درحقیقت قوم ڈومر سے ہیں۔ اور اکثر اضلاع عثمان آباد - بیدر - بٹر - پر بھنی - ناندیڑ - اورنگ آباد - میں پائے جاتے ہیں۔

(۱۲) گوپال - ان کا اصلی وطن گجرات ہے۔ جہاں سے یہ آکر اضلاع اورنگ آباد - ناندیڑ - پر بھنی - اور بعض اوقات دوسرے اضلاع میں آباد ہو گئے ہیں۔

(۱۳) سنوریہ - کی تھوڑی سی آبادی اضلاع ناندیڑ و پر بھنی میں پائی جاتی ہے۔

(۱۴) بادریہ - کی نسبت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جو گیوں کے نام سے یہ اضلاع پکھل اور بیدر میں بسے ہوئے ہیں۔ مگر زمانہ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ درحقیقت یہ جوگی ہیں۔ بادریہ نہیں ہیں۔ اصلی بادریہ اکثر و بیشتر بیرونجات سے ملک سرکار عالی میں داخل ہوتے ہیں اور جرائم کا ارتکاب کر کے واپس چلے جاتے ہیں۔

(۱۵) الیگری یا کیپ ماری - جسکو کما کا پلاڑ بھی کہتے ہیں۔ ان کی دو آبادیاں ہیں ایک آبادی موضع سری رنگا پورم جو تعلقہ حضور نگر ضلع تلنگنہ میں ہے۔ اور دوسری آبادی انسی ضلع کے موضع ابراہیم پور تعلقہ جنگاوی میں ہے۔ میدک ضلع میں بھی ان کا اکثر گزر ہوتا ہے۔ مگر چند روز کے قیام کے

بعد میدک ضلع سے پھر ان آبادیوں پر واپس آ جاتے ہیں۔
 (۱۶) کنجر بھاٹ۔ یا گجراتی۔ یہ لوگ چند سال قبل کل مالک محروسہ سرکار کے
 میں دورہ کیا کرتے تھے اور ہر ضلع میں ان کا وجود پایا جاتا تھا۔ یہ گجرات کی
 جانب سے آتے ہیں۔ سرکار عالی نے ان کو اپنے ملک سے بالکلیہ خارج کر دیا
 اور اب ان کا وجود حیدرآباد میں باقی نہیں ہے۔

(۱۷) یا نا دیواڑ۔ اضلاع تلنگانہ۔ نلگنڈہ۔ ورنگل۔ محبوب نگر۔ میدک
 اور کریم نگر میں پائے جاتے ہیں۔

ف۔ گزشتہ ۲۰ سال سے اگر مالک محروسہ سرکار عالی کے کو توالی
 کی ترقی کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اس عرصہ میں انداد جرائم
 میں پولیس نے کیا کچھ ترقی کی ہے۔ اور کر رہی ہے۔ اور اگر مشافہہ
 سے کہ علیجناب مسٹر اے۔ سی۔ ہیکن۔ سی۔ یس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ اسی نے عنانِ حکومت
 پولیس اضلاع اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ لیکن جرائم کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم
 ہو سکتا ہے کہ اس وقت ان جرائم کی تعداد گھٹ کر ۱/۲ یا ۱/۴ سے تھائی یا
 چوتھائی کو پہنچی ہے۔ صاحب مغربی کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ اقوام جرائم
 پیشہ جو ڈاکہ، نقب زنی اور سرقت بالجبر کا دن دھاڑے ارتکاب کیا کرتے تھے۔
 اور جن کی گزشتہ کے متعلق ایک عرصہ تک محکمہ پولیس میں کوئی باضابطہ قاعدہ
 و قانون نہ تھا۔ باضابطہ قانون و قواعد جاری کئے گئے۔ اور قریب قریب
 وہ کل مخدوش اور عادی جرائم پیشہ قویم مشہرہ کرا دی گئیں۔ جن کے
 وجود سے ملک میں بد امنی پھیلی ہوئی تھی۔ اور وہ اس وقت اس شکنجہ

قانون کی بدولت ایک حد تک پابند نقل و حرکت کرا دی گئیں۔ اور سیکڑوں افراد مختلف اقوام جرائم پیشہ سرکار سے زمینیں لیکر زراعت پیشہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اکثر جائز مزدوری اور پیشہ سے اپنے کونیک رویہ ثابت کر رہے ہیں۔ تاکہ اس قانون کی بندش اور شکمش سے جو ان کی آبائی پیشہ کرنے میں خلل انداز ہو رہی ہے۔ نجات پلے۔ اور آرام سے زندگی بسر کجاسکے۔

ف۔ صاحب بہادر معز نے اپنے زمانہ حکومت پولیس میں صرف یہی ایک کام نہیں کیا۔ بلکہ دوسرے ضروری انتظامات اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کی غرض سے ایک بڑا کرمنل ٹلنٹ (Criminal Settlement) بمقام لنگال کھولا۔ ان جرائم پیشہ کو سرکار سے تقاوی دلائی گئی ہے اور زمین ایسی مقدار میں دی گئی کہ جس سے نہ صرف وہ آرام سے زندگی بسر کر سکیں بلکہ ان کے خاندان کی پرورش کے لئے مکتفی ہو سکے ان کے بچوں کے لئے تعلیم و حرمت کا مدرسہ اسی ٹلنٹ میں رکھا گیا ہے تاکہ تعلیم سے ان کا فطرتی اور آبائی مادہ زائل ہو سکے جس مادہ کے باقی رہنے سے آئندہ ان کی عمر کا حصہ مثل ان کے آباد اجداد کے معرض تباہی میں رہتا۔ بہر حال اگر یہی یل و نہار اور یہی حکومت خدا کے فضل سے اور چند سال رہے تو میں کیا بلکہ ہر ایک پولیس افسر اس کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ ملک حیدرآد میں اس پُر امن زمانہ کو مزید استقلال حاصل ہوگا۔

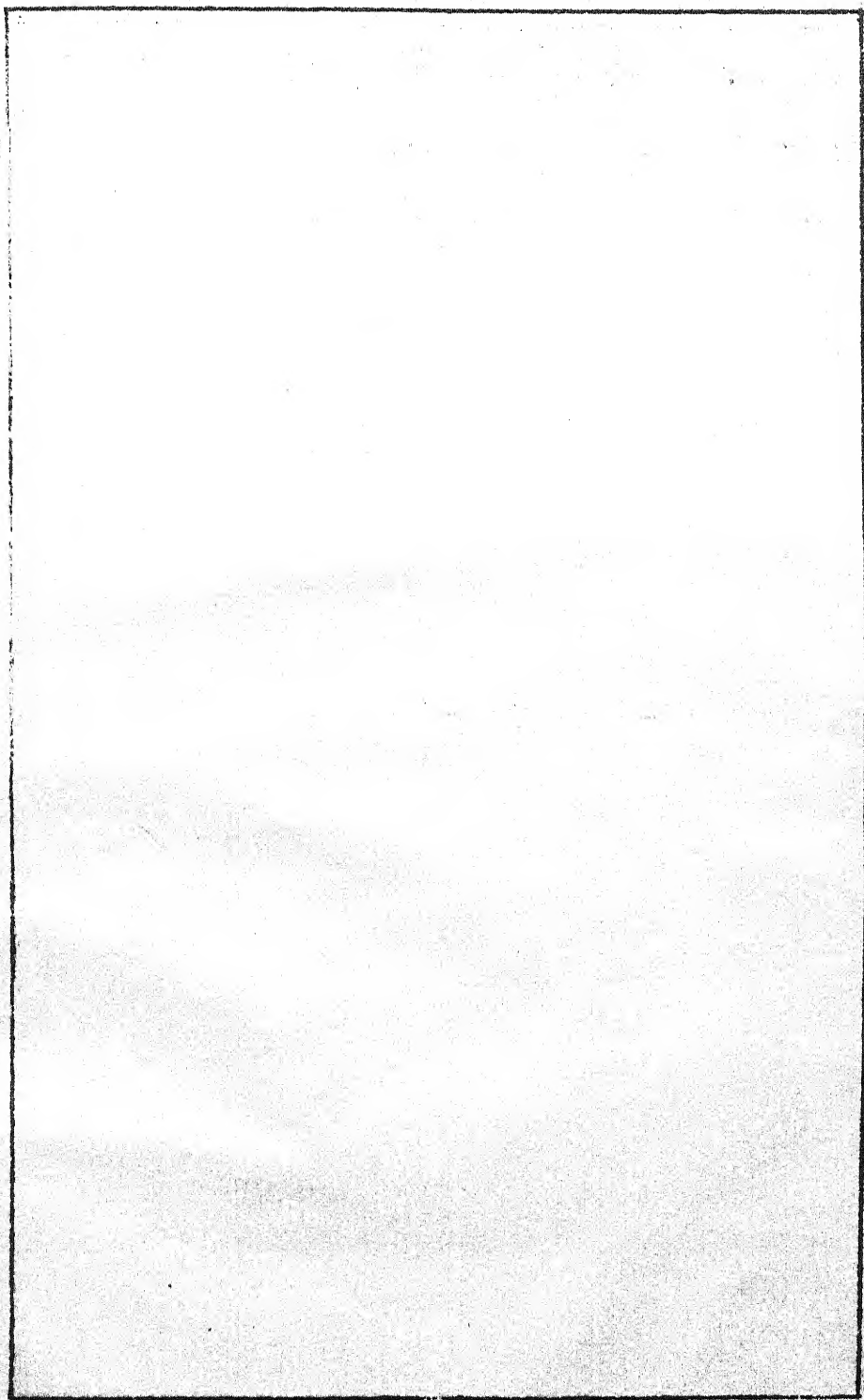
آخر میں مجھ کو اپنے افسر اعلیٰ علیجناب مسٹر تنکن صدر ناظم کو توالی اضلاع سرکار علی کا تہ دل سے خکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جن کے فیضان صحبت کی

بدولت مجھ کو نہ صرف پولیس کے کاموں سے ایک حد تک واقف ہونے کا
 موقع ملا بلکہ صاحب مہدوح کی عنایت سے دفتر جرائم پیشہ جو دس سال سے
 میرے تحت میں ہے اُس کا بھی تجربہ حاصل ہوا۔ اور یہ اوسے کا نتیجہ ہے کہ
 آج میں اس ناچیز تالیف کو عہدہ داران پولیس کے سامنے پیش کرتا ہوں
 ورنہ ”من آئم کہ من دانم“ فقط

خاکسٹا

میر ولایت حسین

مددگار صدر ناظم کو توالی اضلاع سرکار عالی



ایگری

(*)

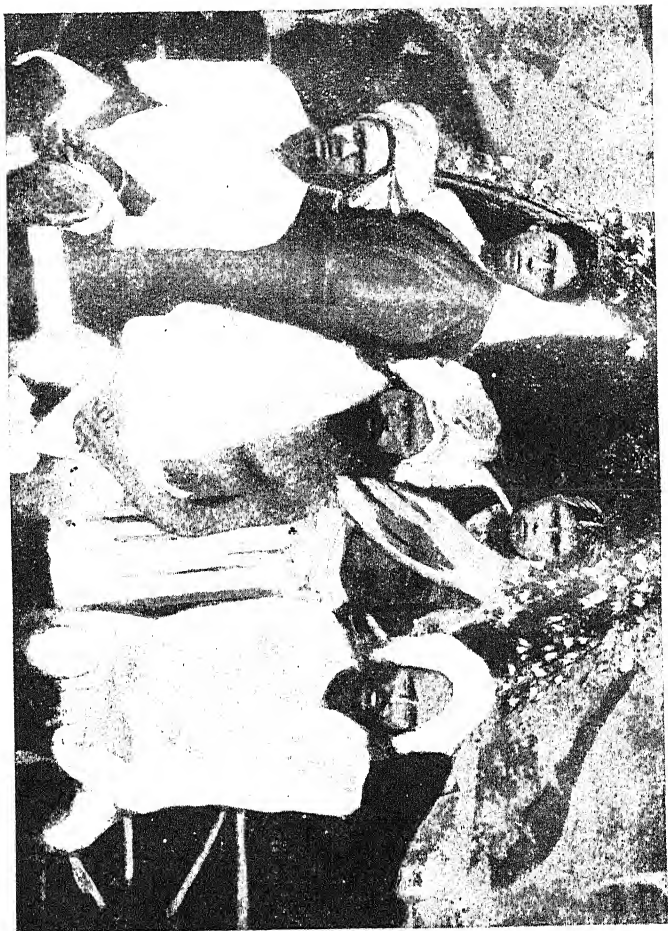
اصلی سکونت اور کن | درحقیقت یہ لوگ ملک مدراس کے رہنے والے ہیں اور زیادہ ناموں سے مشہور ہیں۔ تراضلاخ ٹیچور۔ اور ترچنایلی میں پائے جاتے ہیں ملک مدراس میں ان کو کھپ ماری۔ کور وازیا انا کور واز کے نام سے بھی پکارتے ہیں ملک حیدرآباد میں یہہ کما کا پلوٹ اور پنٹا کا پلوٹ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا اجتماع مثل ایک برادری کے ہوا ہے۔ حقیقتاً دیکھا جائے تو ایگری کوئی خاص قوم نہیں ہے۔ کسی قسم کا شخص ہو ان میں شریک کر لیا جاسکتا ہے چنانچہ یہ کم سن لڑکوں کو بھگایا جاتے ہیں اور اپنے فرقہ میں شامل کر لیتے ہیں مگر اس کی پابندی سختی سے کیجاتی ہے کہ اگر ذل قوم کے اشخاص مثل دھڑیاں گ اپنے فرقہ میں داخل نہ کئے جائیں۔

مذہب و لباس | یہ اہل ہنود سے ہیں۔ اور مدرادیرم۔ وکاتھی سبرامنیم۔ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور عموماً بھائی اور بہن کی اولاد میں شادیاں کیجاتی ہیں اور یہ بہت بڑا رواج اُن کے یہاں ہے کہ ایک شخص دو تین بیوہ عورتیں ازدواج میں لاسکتا ہے اور بعض اوقات ایک شخص دو حقیقی بہنوں کو زوجیت میں لاسکتا ہے۔ لڑکیاں بہت کم سن تقریباً پانچ برس کی ازدواج میں لائی جاتی ہیں کوئی شخص

اگر چاہے تو اپنی بیوہ بہاوج سے ازدواج کر سکتا ہے ان کے پاس بیوہ پن کوئی چیز نہیں۔

یہ لوگ عموماً دھوئیاں سفید یا قوروار باندھتے ہیں اکثر یا تو تیلیہ رومال جو عموماً حیدرآباد میں استعمال کئے جاتے ہیں باندھتے ہیں یا سفید شلہ۔ بعض چھوٹے کوٹ پہنتے ہیں اور بعض گھنڈی دار کرتہ شل قمیص کے اور عموماً ان کی وضع قطع کنبیوں سے زیادہ مشابہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ اپنی قومیت کما کاپوٹ جس کا لفظی ترجمہ کنبی مزارع ہوتا ہے اختیار کئے ہوئے ہیں ان کی عورتیں عموماً ساڑی اور چولی پہنا کرتی ہیں۔ اور پرلے درجہ کی چور ہوتی ہیں۔ گو شراب و سبزی زیادہ پیتی ہیں لیکن دوسری قوم سے انفعال قبیلہ کے مرتکب نہیں ہوتیں۔ اس خوف و احتمال سے کہ کوئی لڑکا پیدا ہو تو ممکن ہے کہ وہ ان کا ساعیار اور سارق نہ بن سکے۔

طریقہ درقبہ جرائم | یہ اشخاص بچتہ جرائم پیشہ ہیں زیادہ تر بڑے بڑے میلے اور جاتراؤں میں شریک ہوتے ہیں جسم پر سے زیور اتار لینا اور دکان پر سے مال غائب کرنا انکا ادنیٰ سا کام ہے جس میں یہ بڑے مشاق ہیں جو وقت میلے اور جاتراؤں میں سرقہ کی غرض سے یہ لوگ پہنچتے ہیں تو اپنے پاس چھوٹے چھوٹے شیشے کے تھکڑے رکھتے ہیں اور ان ہی کے ذریعہ گلے کا پچھتا اور کوئی زیور جو جسم پر ہوتے ہیں کاٹ لیتے ہیں شیشے کا تھکڑا اکثر ان کے منہ میں رہتا ہے۔ ان جرائم کے علاوہ یہ لوگ نقب زنی اور ڈکیتی کا بھی ارتکاب کرتے ہیں۔ نیز ملک سرکار عالی کے کسی مقامات پر یہ لوگ سگہ قلب چلاتے ہوئے اور بتا پوئے



گرفتار اور سزایاب ہوئے ہیں اور ایک طریقہ ان کا لائق ذکر ہے کہ یہ تانبا یا پٹیل کے تنکوں پر اس خوبصورتی سے طبع کرتے ہیں کہ بعض اوقات سار بھی دھو کا کھا چکے ہیں۔ عموماً رعایا کے ہاتھ یہ مصنوعی گلیٹی منکے سونا کہکراڑاں دام میں فروخت کیا کرتے ہیں یہ ثابت ہوا ہے کہ ملک مدراس کے ہر حصہ میں یہ لوگ جرائم کرتے ہیں۔ چنانچہ ملک حیدرآباد میں اکثر یہ اضلاع تلنگانہ میں مرکب جرائم اور سزایاب ہوئے ہیں علاقہ مرہٹواری میں بالکل نہیں جاتے۔ ہندوستان میں یہ لوگ ملک اڈریسہ اور بنگال میں بھی جرائم کے مرکب ہوتے ہیں۔

مسٹر ملی اپنی کتاب اقوام جرایم پیشہ میں بیان کرتے ہیں کہ یہ ریل میں مسافرین کی کثرت سے چوریاں کرنے کے عادی ہیں۔ اور نہایت چالاکی کے ساتھ انکے ہم سفر ہو کر مال اڑایا جاتے ہیں ان کا سرقہ کیا ہوا مال عموماً سار اور شراب فروش بہت ہی کم داموں خریدتے ہیں تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پولیس پٹیل مواضع ان سے اکثر ملے ہوئے ہیں اور بظاہر ان کا ذریعہ معاش قایم رکھنے کی غرض سے زمینات کا پنڈہ ان کے نام دلاتے ہیں اور یہ زرعت بھی کیا کرتے ہیں مگر یہ پیشہ صرف برائے نام ہے چنانچہ حال کی تفتیش میں یہ ثابت ہوا کہ موضع سری رنگا پور تعلقہ حضورنگر میں جہاں یہ لوگ کثرت سے آباد تھے جب ان کی حاضری دیکھی گئی تو دو ٹلٹ (۲۵) حصہ ان کے افراد کا غائب تھا اور معدودے چند اشخاص کھیتوں کی حفاظت کی غرض سے حاضر پائے گئے اور کتاب موضع واری میں ان کل کی حاضری روز آٹھ پولیس پٹیل لکھا کرتا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پولیس پٹیل

جب تک ان سے سازش نہ کرے اور وقت تک یہ اپنے پورے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ لوگ جب سفر کرتے ہیں تو چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں قائم ہو کر مختلف مقامات کا دورہ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اضلاع نلگنڈہ۔ ورنگل۔ میدک۔ کریمنگر۔ عادل آباد۔ محبوب نگر۔ میں یہ لوگ عموماً گشت و گرداوری بفرض ارتکاب جرائم کیا کرتے ہیں اور فی الوقت انکی مستقل سکونت مندرجہ ذیل مقامات میں ہے۔ مشر آباد۔ موچرہ۔ حضور نگر۔ کوڈار۔ جنگاؤں۔

باوریہ

کن کن ناموں سے مشہور ہیں | یہ لوگ ممالک راجپوتانہ۔ پنجاب۔ اور ملک متحدہ اورہ گجرات میں بکثرت سکونت پذیر ہیں اور ان ہی ممالک کے مختلف حصص میں مندرجہ ذیل ناموں سے مشہور ہیں مگر موجودہ تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ سب ایک ہی قوم و فرقہ کے اشخاص ہیں۔

(۱) بدک۔ اس نام سے زیادہ تر تبدیل کہنڈ اور اوہ میں بسے ہوئے ہیں۔

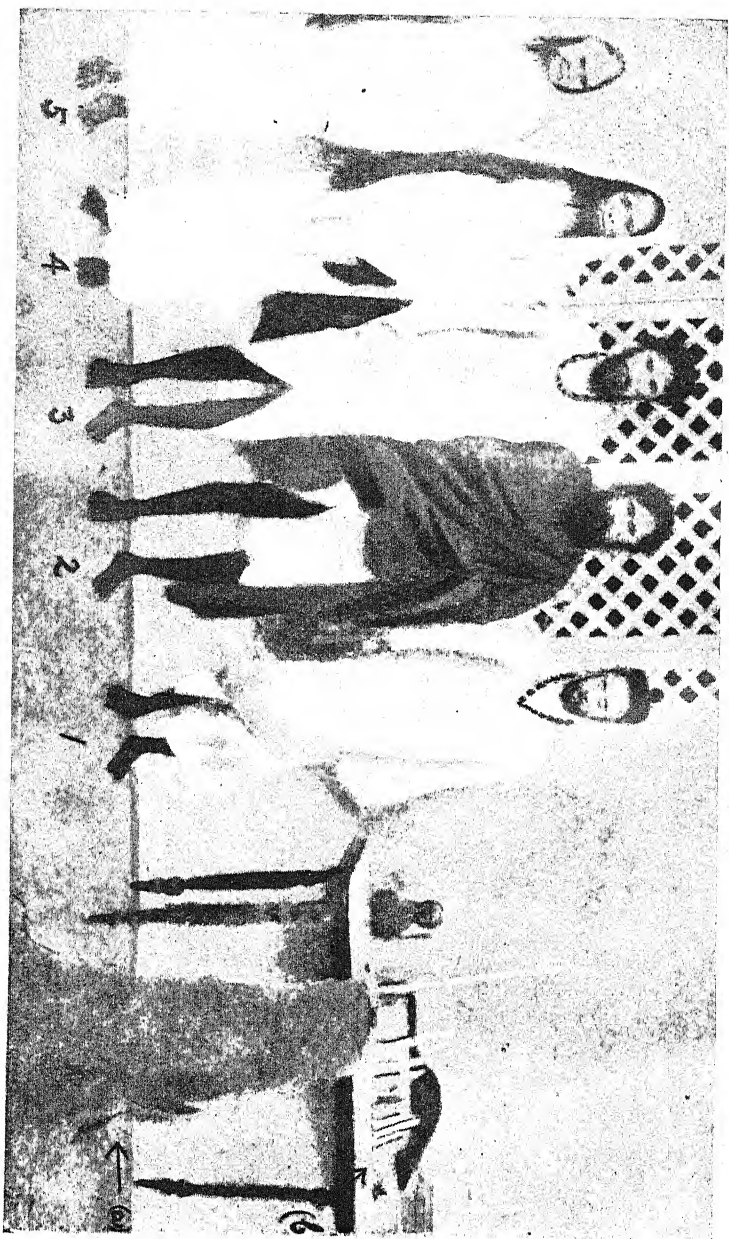
(۲) باگہری یا واگہری۔ اس نام سے مالوہ اور راجپوتانہ میں بسے ہوئے ہیں۔

(۳) بگوڑا۔ اس نام سے وسط ہند کے دیسی ریاستوں میں بسے ہوئے ہیں۔

(۴) مارواڑی۔ زیادہ تر مارواڑ اور پٹوہ میں پائے جاتے ہیں۔

(۵) دہلی وال۔ پنجاب اور شہر دہلی میں بسے ہوئے ہیں۔

(۶) موگہیا۔ راجپوتانہ اور وسط ہند میں بسے ہوئے ہیں۔



(۷) ہاورے - پنجاب اور مارواڑ و ادیس پور میں کہلاتے ہیں -

(۸) ہبورہ - مارواڑ اور ملک متحدہ مراد آباد متھرہ - علیگڑھ - مینپوری - ریٹ

۲۴ ناؤ میں کہلاتے ہیں -

مذہب - | گو یہ لوگ اپنے کو قوم ہنود سے بتلاتے ہیں مگر چونکہ یہ اس قوم کے پابند مذہب نہیں ہیں اسلئے اہل ہنود نے ان کو مذہب سے خارج کر دیا ہے ان کی شادی میں تمام رسوم برہمن ادا کرتے ہیں - یہ لوگ دیوی کی پوجا کرتے ہیں اور وارداتوں پر روانہ ہونے کے قبل نارنگ دیوتا کی مخصوص پوجا کر کے اپنی کامیابی کی دعا کرتے ہیں -

لباس - | عموماً ان کا لباس وور وراز سفر میں سادہ ہوا اور جوگیوں کا ہوتا ہے - اور گہرے رنگ کا جھبہ پہنتے ہیں - ناریل کا سیاہ کا سا چمٹا اور وہ تمام ضروری اشیاء اپنے ہمراہ رکھتے ہیں جو عموماً سادہ ہوا اور فقیروں کے پاس ہوتے ہیں - پیشانی پر ایک خاص وضع کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے گو نام طرح پر اسکو ٹیکہ ہی کہنا چاہئے مگر اس کی خاص علامت ایسی رکھی گئی ہے کہ اگر ان کی برادری کا کوئی شخص مل جائے تو وہ فوراً اسے شناخت کر لیگا -

مدرس میں جو تحقیقات ہوئی ہے معلوم ہوا کہ یہ لوگ وہاں مندرجہ ذیل لباس میں پائے گئے - سفید دھوتی - سفید ویسکوٹ پہنے ہوئے کندھے پر زرد شال - سر پر زرد یا سرخ رنگ کا بیٹھا اور جب کسی واردات پر جاتے ہیں تو یہ لوگ مثل بیراگیوں کے لباس پہن لیتے ہیں اور سر پر

ایک چھوٹا سا توال ڈال لیتے ہیں اور نیچے کے آویزان حصے توال کے گلے میں باندھے رہتے ہیں اور گلے میں تسبیح کا دوہرا لال ڈال لیا جاتا ہے انہی عورتیں جو بیوہ ہوتی ہیں یا ضعیف العمر ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتی ہیں اور ساڑیاں مثل مارواڑی عورتوں کے باندھتی ہیں۔ منگوہ عورتیں خاص طور پر سرخ لباس پہننے سے ممنوع کی گئی ہیں البتہ دوسرے رنگ کا لباس استعمال کر سکتی ہیں۔ کانوں میں بالیاں پہنتی ہیں۔ اور عموماً ان کے کانوں میں پانچ یا چھ سوراخ ہوتے ہیں اور اکثر مردوں کے ہمراہ سفر میں رہتی ہیں۔

زبان | یہ لوگ اپنی مخصوص زبان میں جس کا نام لودھی۔ باغات۔ کہیر ہر۔ یا پشتو ہے بات چیت کیا کرتے ہیں عام طور پر بگڑی ہوئی گجراتی زبان کا لہجہ معلوم ہوتا ہے۔

جرائم جس کے یہ عموماً مرتکب ہوتے ہیں۔ | اس قوم کے ابتدا۔ وجود سے۔ یہ لوگ بڑے بے رحم ڈاکو ثابت ہوئے ہیں اور ایک عرصہ تک یہ نہایت دلیری سے سنگین جرائم کا ارتکاب کرنے کے عادی تھے۔ مگر اس کے بعد بہت عرصہ ہوا کہ یہ ایسے جرائم کو چھوڑنے پر مجبور کئے گئے اور ان کے مظالم ارتکاب ڈکیتی میں اب بہت کم ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد نقب زنی میں بھی یہ مشاق ہیں۔ موجودہ زمانہ کی تحقیق میں یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ یہ ڈکیتی کا ارتکاب شاذ و نادر کیا کرتے ہیں۔ اور نقب سرقہ۔ سرقہ بالجر۔ شارع عام پر جب اور جس وقت انکو موقع ملے۔ بیڈھڑک مرتکب ہو جاتے ہیں۔ مثل دیگر اقوام جرائم پیشہ کے سوئی ہوئی عورت کے

جسم سے زیور مٹا لیجانے میں نہایت چابک دست ہوتے ہیں جس کو وہ گوشتوں
کہتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم۔ | کرنل گھنٹا رپ نے واردات کو نکلنے کے قبل جو شگون
بتلا دیا ہے کہ ان لوگوں کے پاس ہمیشہ گھوڑوں اور جوار کے دانے خال کھولنے
کی غرض سے رہتے ہیں۔ اور ان کا سر گروہ ہاتھ اور منہ دھو کر خال کھولنے
بیٹھتا ہے۔ اور ایک ٹھٹی جوار یا گھوڑوں کی چادر یا مکمل کے اوپر ڈال دیتا ہے
اور انکا شمار طاق بخت وود و عدد ملا کر دیکھنے پر رکھا گیا ہے اس بات کی
صراحت کی جاتی ہے مگر پنجاب کے عہدہ داروں کی رائے ہے کہ یہ طریقہ خال
بہت قدیم اور کہنہ ہے جو اب مفقود معلوم ہوتا ہے۔

بغلی نقب لگانے میں یہ قوم نہایت مشاق ہے۔

واردات کرتے وقت ہمیشہ ہندوستانی زبان بولتے ہیں نقب کرتے
وقت جہاں تک ممکن ہوتا ہے ایسی دیوار میں سوراخ کرتے ہیں کہ اسکے
ذریعہ سے ہاتھ پورا چلا جائے۔ اور دروازہ کھل سکے۔ اور بعض اوقات
جب ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں حجرے میں مال رکھا ہے تو اسقدر قریب
دیوار میں نقب لگاتے ہیں کہ بغیر اندر داخل ہوئے صرف ہاتھ ڈال کر مال نکال
سکیں۔ یہ لوگ سکھ قلب بھی بناتے اور چلاتے ہیں ہمیشہ گاؤں کے باہر
قیام کرتے ہیں دن کو گداگری کرتے ہیں اور مقام قرار دادہ پر رات کو پہنچکر
نقب لگاتے ہیں۔ عہدہ داران کو توالی کو دھو کہ دینے کیلئے یہ لوگ راتوں کو
بستر کے درمیان پرال کے گٹھے رکھتے ہیں تاکہ نا تجربہ کار عہدہ دار کو بتا سکیں کہ

کل افراد حاضر ہیں۔ اس لئے ہر حالت میں مناسب ہے کہ کل بستروں کی جانچ کر لی جائے اور اطمینان کر لیا جائے کہ کل افراد حاضر و موجود ہیں۔ غیر حاضر افراد بعد ارتکاب جرم مع مال مسروقہ صبح چار بجے واپس آتے ہیں۔ اگر اسی وقت تلاشی لی جائے تو مال مسروقہ برآمد ہو سکتا ہے ورنہ قرب وجوار میں مال دفن کر دیتے ہیں اور علی الصباح اس پر پاخانہ کر دیتے ہیں اور وہاں سے چل دیتے ہیں۔ بعد دوسرے یا تیسرے مقام سے کسی شخص کو مدفونہ مال لانے کو پہلے مقام پر بھیج دیتے ہیں بعد ارتکاب جرم اگر جلد ان کے خیموں کی تلاشی یا جائزہ ملاشی لی جائے تو مال مسروقہ کے ملنے کی کم توقع ہے، لیکن اگر کو تو الی خفیہ ان کے پیچھے لگی رہی اور پانچ چھ یوم کے بعد تلاشی لے تو یقین ہے کہ مال مسروقہ برآمد ہو جائیگا۔

یہ لوگ دور دراز مقامات پر جا کر اب دیولوں میں چوری کرنے لگے ہیں۔ ڈیروں اور خیموں سے چوری کے یہ لوگ مشاق ہوتے ہیں اور مال مسروقہ بطریقہ ذیل چھپایا کرتے ہیں مصالحہ کے دستے میں خول کر کے مال مسروقہ اس میں رکھ دیتے ہیں اور باہر سے اس خوبی سے اس کو بند کر دیتے ہیں کہ کسی کو شبہ نہ ہو اسی طرح برتنوں کے پینڈوں میں خلو رکھا جاتا ہے۔ اور اس میں موتی جواہرات اور بیش قیمت زیورات و پتر رکھ کر مال پوشیاری سے پوشیدہ کر دیتے ہیں۔ سیندھی کے بوریوں کے کناروں میں کر دوڑے سلوائے دیتے ہیں۔ سنگین وارداتوں کے لئے جب یہ لوگ نکلتے ہیں تو دو ٹکڑیوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ اور بعد ارتکاب جرم پوچا کرتے

پھیر لجاتے ہیں۔ دیوالی کے قبل وارداتوں کے لئے نکلتے ہیں اور قبل
بارش واپس ہو جاتے ہیں۔

اصطلاحات ذیل عموماً باوریا استعمال میں لاتے ہیں

- (۱) عہدہ دار کو توالی۔ اوتل (۲) جوان کو توالی۔ کیا (۳) پولیس انسپکٹر
مہرے پھر (۴) کھانے کے برتن۔ جھولیا ہوا (۵) کپڑے۔ گرد (۶) پگڑی۔
پوٹیا (۷) گوشت۔ ماہ (۸) کوٹ۔ بگتاری۔ (۹) جوار۔ جا۔
(۱۰) چاقو۔ چھریو یا چوڑیو۔ (۱۱) جلانے کی لکڑی۔ موٹھو۔ (۱۲)
مرعی۔ لانگو (۱۳) شال۔ ورکھو (۱۴) ساڑی۔ بلوچ۔ (۱۵) تلوا
تیردون۔ (۱۶) روپیہ۔ پن ری۔ (۱۷) موضع۔ گرو۔ (۱۸) جوڑھری
(۱۹) یوروپین۔ کہا جب (۲۰) سنار۔ ستار (۲۱) خریدار مال مسروقہ۔ چورنی
مال لیوانو (۲۲) تقسیم مال مسروقہ۔ بھگرا (۲۳) کھانا۔ کھائے ہوا (۲۴)
پینا۔ پنتیا۔ (۲۵) آو۔ آوے جانا (۲۶) جاو۔ جاتا (۲۷) چلنا
ہرودو (۲۸) کھڑا رہنا۔ البھامائے تاما (۲۹) بیٹھنا۔ بسی جانا۔
(۳۰) مارنا۔ ماری نکھنا۔ (۳۱) بھاگ جا۔ بھرو جاتا۔

خاص علامات جن کے ذریعہ یہ علامات اکثر مساجد۔ دیوار۔ یا دیولوں پر
نقل و حرکت کا پتہ چلتا ہے۔ بنائے جاتے ہیں جہاں قریب تر یہ لوگ مقامات
کرتے ہیں۔

بنجارہ۔ لمباڑہ یا لمبانا

فرقہ | یہ لوگ دو بہت بڑے فرقوں میں منقسم ہوئے ہیں متھورا بنجارہ اور چارن بنجارہ ملک حیدرآباد میں چونکہ چارن بنجارے مشہور ہیں اسلئے جو مقاصد ہمارے پیش نظر ہیں اس کے لحاظ سے اس فرقہ کے حالات نہایت توجہ کے قابل اور زیادہ دلچسپ ہیں۔ کیونکہ ایک زمانہ میں یہ لوگ مشہور ڈاکو بچوں اور مولیوں کے سارق تھے بلکہ خود ان کے قول کے موافق اپنے آباؤ اجداد کے قابل طربیشہ کو چھوڑ کر نقب زنی اور خفیہ و ذلیل چوریاں بھی کرنے لگے گو ان کے حالات بہت طول و طویل و دلچسپ ہیں۔ مگر چونکہ خاص ملک حیدرآباد میں مسٹر بنکن صدر ناظم کو توالی اضلاع کی کوششوں سے انہوں نے اپنے آپ کو نہایت نیک رویہ ثابت کیا۔ جس کی وجہ سے پانچ سال کیلئے ۱۳۲۱ء سے یہ نگرانی سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں اور آئندہ بھی امید کی جاتی ہو کہ زیادہ تران کے ٹانڈے مطلقاً جرائم کو چھوڑ دیں اسلئے بہت ہی مختصران کے حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ قوم راجپوتوں کی ایک شاخ ہے۔

مذہب | یہ لوگ فی الحقیقت خدا کے وجود کے قائل ہیں اکثر فرقہ سکھوں کے مذہب اور رسم و رواج کی اتباع کرتے ہیں۔ اور بعض ہندو دیوتاؤں کی پوجا کے عادی ہیں۔ مولوی مسعود علی صاحب بی۔ اے اپنی کتاب حالات اقوام جہانمیشہ میں اس کو مستحق بتلاتے ہیں کہ یہ لوگ سیوا بہتیا کی قسم بہت سخت اور واجب التعظیم سمجھتے ہیں۔

زبان اور لباس کا طرز معاشرت ان کی زبان بگڑی ہوئی مارواڑی ہے اگر کسی مارواڑی سے اپنی زبان میں بات کریں

تو وہ اُسے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ یہ لوگ عموماً دھوٹی باندھتے ہیں۔ کوٹ یا جبکو پہران بھی بولتے ہیں پہنتے ہیں سر پر سفید یا رنگین شلہ باندھتے ہیں۔ عموماً زیادہ شوخ سُرخ رنگ کا شلہ باندھتے ہیں۔ ان کی عورتیں ہمیشہ چولی و ہنگ پہنتی ہیں ساڑی کا استعمال ہرگز نہیں کیا جاتا۔ ہنگے اس وقت سلنا شروع ہوتے ہیں جب عورت حاملہ ہوتی ہے۔ اس خیال سے کہ جب لڑکی پیدا ہو اور شادی کے وقت یہ کپڑے جنکو ماں سی سلا کر تیرہ چودہ برس میں تیار کر رکھتی ہے بطور جہیز کے دے جائیں مشہور بنجاریوں کی عورتیں اپنے سر کے بالوں میں ایک قسم کا زیور پہنتی ہیں جو نوکدار ہوتا ہے۔ اسکے اوپر سے چادر اوڑھی جاتی ہے یہ طریقہ چارن بنجاریوں کی عورتوں میں پایا نہیں جاتا۔ بنجاریہ خاص قسم کا جوڑہ پہنتے ہیں۔ جو ان ممالک میں دستیاب نہیں ہوتا بنجاریہ اپنے ساتھ گوپن اور چھماق رکھتے ہیں۔ گوپن اسی قسم کے سن سے بنائی جاتی ہے جس سے وہ ٹاٹ بناتے ہیں اب سن کی گرانی کی وجہ سے ان لوگوں نے غالباً ٹاٹ بانی کا کام ترک کر دیا ہے۔ بنجاریہ لوگ اب اضلاع کرینگر۔ ورنگل۔ ننگال۔ محبوب نگر اور نظام آباد میں کاشتکاری کرنے لگے ہیں اور بہت کم ایسے باقی رہ گئے ہیں۔ جو وراثتیں کرتے ہیں بنجاریہ بستیوں میں رہنا پسند نہیں کرتے بلکہ بستی سے دور ورازمقام پر جنگلوں میں گھڑسیاں بناتے اور رات میں سکونت پذیر ہوتے ہیں کتے پالنے کے یہ لوگ

شوقین ہوتے ہیں جو راتوں کو نگہبانی کرتے ہیں اور آہٹ پا کے شور مچاتے ہیں جس سے بنجارہ ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی مفرد بنجارہ ہو تو اسکو فرار ہو جانے اور چھپ جانیکا موقع مل جاتا ہے۔

یہ لوگ کثرت سے تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے۔ گیہوں۔ نمک اور مونگ وغیرہ اناج کا بیوپار کیا کرتے تھے۔ دریا کے کناروں سے نمک لے آیا کرتے تھے۔ زمانہ بارش میں یہ لوگ گائے بیل اور بچھڑے پرورش کرتے ہیں اور شروع موسم سرما سے ان پر غلہ بار کر کے نکلتے اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہونچنا دیتے ہیں۔ اگر اتفاق سے ان کے جانور راستہ میں مر جائیں تو یہ لوگ اُس کے معاوضہ میں رعایا کے جانور سرقہ کر لیتے ہیں اور اپنے تانڈے میں ملا لیتے ہیں۔ ریاست حیدرآباد اور ممالک متوسط کے بعض اضلاع میں یہ لوگ ایک تانبہ کی سند ساتھ لئے ہوئے پھرتے ہیں جس میں عبارت ذیل کندہ تھی۔ ”رجن کا پانی چھپیر کا گھانس۔ دن کو بارہ خون سواں۔ جہاں آصفیہ کا گھوڑا دہاں جنگی بھنگی کا بیل“ جنگی بھنگی کے خاندان کے لوگ آج تک اونڈہ۔ اور نرسی ضلع پر بھنی میں موجود ہیں۔ چارن بنجارے ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ لیکن تہورہ بنجارہ تلنگانہ میں بہت کم دستیاب ہوتے ہیں۔

ارتھکاب جرائم کے طریقے۔ | قدیم زمانہ میں اس قوم کے لوگ بڑے اہتمام سے ڈاکہ ڈالتے تھے۔ سو سو اور دو دو سو کے متعدد مسلح گروہ گاؤں

کے مالدار مسافروں اور خزانہ کے بدرتوں کو لوٹنے کے لئے اپنے تانڈوں سے کوسوں دور نکل جاتے تھے۔ موجودہ زمانہ کی طرز حکومت اور ریلوے لائن کے

فرائع آمدورفت کے کھل جانے سے ان لوگوں کی قوت ایک حد تک ٹوٹ چکی ہے
 و نیز محکمہ جات تفتیش جرائم کی کوششوں سے صدہا مخدوش لمباڑے گرفتار و
 سزایاب کرائے گئے تاہم یہ لوگ اب تک رہزنی ڈاکہ سرقتہ مولشی بچوں کو بھیگا
 لیجاتے ہیں۔ رات کے وقت پڑاؤں پر ٹھہرے ہوئے یا راستہ پر چلتی ہوئی
 گاڑیوں میں سے بورے کاٹ کر غلہ اور روئی وغیرہ چراتے جاترہ اور عروس
 میں دوکانداروں کا مال اڑا دیتے اور فصل کی تیاری پر غلہ اور روئی کے سرقتہ کے
 عادی ہیں۔

سرقتہ بالجبر رہزنی وغیرہ عموماً مقامات قلب اور گنے جنگل میں کرنے کے عادی
 ہیں تاکہ آسانی سے چھپ جانے اور بھاگ جانے کا موقع ملے۔ مسافروں پر پہلے
 پتھر برساتے ہیں بعد ازاں قریب آکر لالٹھیوں سے ضربات پہنچاتے ہیں اور بات
 چیت ایسے موقعوں پر بہت کم کرتے ہیں ہمیشہ اشاروں سے کام لیتے ہیں ان
 لوگوں کو سرقتہ مولشی میں خاص ملکہ حاصل ہے بعض اوقات کثیر تعداد مولشی
 ہانک لیجاتے ہیں اور دوسری ترکیب یہ کرتے ہیں کہ راستہ کے قریب دو ایک
 جانور اگر ان کو چرتے ہوئے نظر آئیں تو ان کو اپنے تانڈے میں ملاکر ہانک
 لیجاتے ہیں۔ ہر گروہ اپنے ناک کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اور ملک کر ناک
 میں اس ناک کو سالیہ کہتے ہیں۔ واردات کرنے کے بعد بنجارے تھوڑی
 دیر کے لئے یک دو میل جا کر ٹھہر جاتے ہیں اور مال سرقتہ کو اچھی طرح
 ایک ایک کر کے دیکھ اور گن لیتے ہیں اور آپس میں تصفیہ کر کے وہاں
 سے آگے چل دیتے ہیں جب ساقول فرائع سے یہ امر متحقق ہو کہ فلاں وارد

لمباڑوں کی کی ہوئی ہے عہدہ وار پولیس کو ہمیشہ چاہئے کہ جس تانڈے پر شبہ کیا گیا ہے فوراً ان کے تمام اہل ذکور کو کھڑا کر کے حاضری دیکھے اور کوئی غیر حاضر بیان کیا جائے تو اسکی کالاً تحقیقات کرنی چاہئے کیونکہ اکثر ایسی غیر حاضری کا سبب اس ملزم کو وقت و اوقات ضربات پہنچنے کا ہوتا ہے یہ لوگ تیسرے یا چوتھے دن مقام کرتے ہیں اور اپنے پڑاؤ سے چار پانچ کو س کے اندر ڈاکہ اور زہری کی وارداتیں کرتے ہیں۔

مال مسروقہ کو چھپانے | مال مسروقہ بجز نقدی کے تانڈہ میں نہیں چھپایا جاتا مال اور فروخت کرنے کا طریقہ ہمیشہ موقع واردات کے اطراف تھوڑے فاصلہ پر کسی تالہ یا افتادہ باولی میں گاڑ دیتے ہیں اسلئے

پولیس افسروں کو تانڈے کے اطراف کے ایسے مقامات پر مال کی تلاش کرنی چاہئے سرقہ کیا ہوا اناج اور روئی پتے یا گھاس کے نیچے چھپایا جاتا ہے شناخت بگاڑ دینے کی غرض سے مال کی شناخت میں طرح طرح کی تبدیلیاں کرتے ہیں مثلاً اگر ساڑھی لے تو اس کی تور پو پھاڑ کر جلا دیتے ہیں ان کے مال مسروقہ کے خریدار مخصوص شراب فروش - لنگایت - مارواڑی - سار - ساہوکار - اور پٹیل ہوا کرتے ہیں۔ مال مسروقہ کو اکثر غلہ کے تھیلوں میں ڈال کر چھپا رکھتے ہیں اسلئے کل تھیلے کو اچھی طرح دیکھ لیا جائے یہ لوگ بہت کم نقب زنی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ حال کی دریافت محکمہ تفتیش جرائم میں ایک انسپکٹر کی رہنمائی سے ثابت ہوا کہ ان لوگوں نے ایک سنگین نقب دیوار میں گول چھید لگا کر شل وڈروں کے کیا۔ اور پولیس مقامی کو کبھی اس کا خیال بھی نہ آیا کہ

یہ نقب لمباڑوں کا کیا ہوا ہے۔ اور واردات لاپتہ رہی مگر محکمہ تفتیش جرائم حیدرآباد سے جب یہ لوگ گرفتار ہوئے اور مال برآمد کیا گیا تو اس وقت معلوم ہوا کہ یہ لوگ اب مثل وڈوروں کے اور یرکلوں کے دیوار میں بھی نقب لگایا کرتے ہیں۔ پولیس کو ہوشیار رہنا چاہئے۔

بجھامٹ

کس ناموں سے مشہور ہیں۔ گھنٹی چور۔ اچلے۔ ٹکارے کل وڈور۔ کاماٹی۔ پاتھر ڈٹاکن کار۔ ایرمیشٹی وڈار کے نام سے اضلاع ملک حیدرآباد میں پکارے جاتے ہیں۔ یہ لوگ ملک وکن کے ممالک مدراس بمبئی براڑ اور ملک حیدرآباد میں مختلف مواضع میں بسے ہوئے ہیں حیدرآباد میں زیادہ تر ان کی آمدورفت بمبئی سے ہے اور عموماً اضلاع اورنگ آباد۔ بیڑ۔ بھینی ناندیڑ۔ عادل آباد۔ عثمان آباد میں پائے جاتے ہیں۔

مسٹر کیا نیڈے اپنی کتاب حالات میں بتلاتے ہیں کہ ان کے سکونتی مقام ملک بمبئی میں زیادہ تر پونہ۔ تارہ۔ احمد نگر اور شولا پور میں بہت سارے ان میں سے مرہٹوں کے لباس میں رکھر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً مرہٹوں کا لباس پہن کر جینو گے میں ڈالتے ہیں اور کانوں میں گول گنڈل پہنتے ہیں ان کی عورتیں ناک نہیں چھداتی بلکہ ناک پر جوڑ سوراخ کے ایک گوندے کا نشان کر لیتی ہیں۔ شوہر والی عورتیں گے میں پوت کلپٹھا جہیں ایک سونے کا ٹکڑا رہتا ہے۔ باندھتی ہیں۔ ساڑیاں مثل برہمن عورتوں کے پہنتی ہیں مگر

فرق اتنا ہے کہ یہ کسوٹ نہیں باندھتیں یہ لوگ درجہ اول کے شرابخوار ہوتے ہیں۔ اور
انیون کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ پس جملہ عہدہ داران پولیس ان پر کامل نظر رکھیں۔
جب یہ لوگ کسی میلہ یا جاترہ میں جاتے ہیں سادہ ہویا بیراگی کا لباس پہن
لیتے ہیں۔ اور ہمیشہ دیولوں میں اور دھرم سالہ میں قیام کرتے ہیں۔

طریقہ بودوباش و زبان۔ | مرہٹی زبان کرتے ہیں اور ہندوستانی گجراتی ملی
ہوئی زبان بھی بولتے ہیں یہ لوگ آخر ماہ اگست

میں ہر ماہ فصلی کو اپنے مکانوں سے بغرض ارتکاب جرائم بھیس بد لکر نکلتے
ہیں۔ مواضعات کے لوگ مرہٹے ان کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا بھی کھا لیتے
ہیں۔ گاؤں میں جہاں کے یہ باشندہ ہیں اپنے کو مغز راچوت بنائے
ہوئے ہیں۔ پٹیل موضع سے یہ کہہ کر کہ ہفتہ عشرہ میں واپس آجائیں گے۔
یہ لوگ داخلہ حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر مہینوں واپس نہیں آتے۔ بعض ان میں
بغیر داخلوں کے بھی چل دیتے ہیں یہ لوگ عام طور پر کل ہندوستان کا دورہ
کرتے ہیں مگر زیادہ تر مدراس کی جانب جاتے ہیں۔

یہ لوگ اپنی عورتوں کے ہمراہ جاتراؤں اور میلہ میں جا کر دل کھو لکر چوریاں
کرتے ہیں۔ بعض کا رنگ گورا ہوتا ہے اور بعض کا سانولا۔ حال کی تفتیش میں دو
بھامٹہ بمقام تعلقہ نارائن پیٹ ضلع محبوب نگر گرفتار ہوئے جو سادہ ہوں کے لباس
میں پائے گئے اور اپنے تئیں سادہ بیان کیا۔ مگر ان کی قصا دیر اور فنکارا پریش
سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ درحقیقت قوم کے بھامٹے تھے۔ اور جب سمرتان
ملک بھٹی موضع یلوی کے رہنے والے ہیں ان کی ایک آبادی یہاں مشہور

کرائی گئی ہے اور یہ بھاٹے جسوقت جرائم کے ارتکاب کی غرض سے سادہوں کا لباس پہن کر تین کھڑے بٹوپیشانی پر لگاتے ہیں ان کی عورتیں کسی تبدیل لباس میں نہیں رہتیں۔ بلکہ اہل ہنود کے معزز خاندان کا جو لباس ہوتا ہے وہ پہنا کرتی ہیں۔

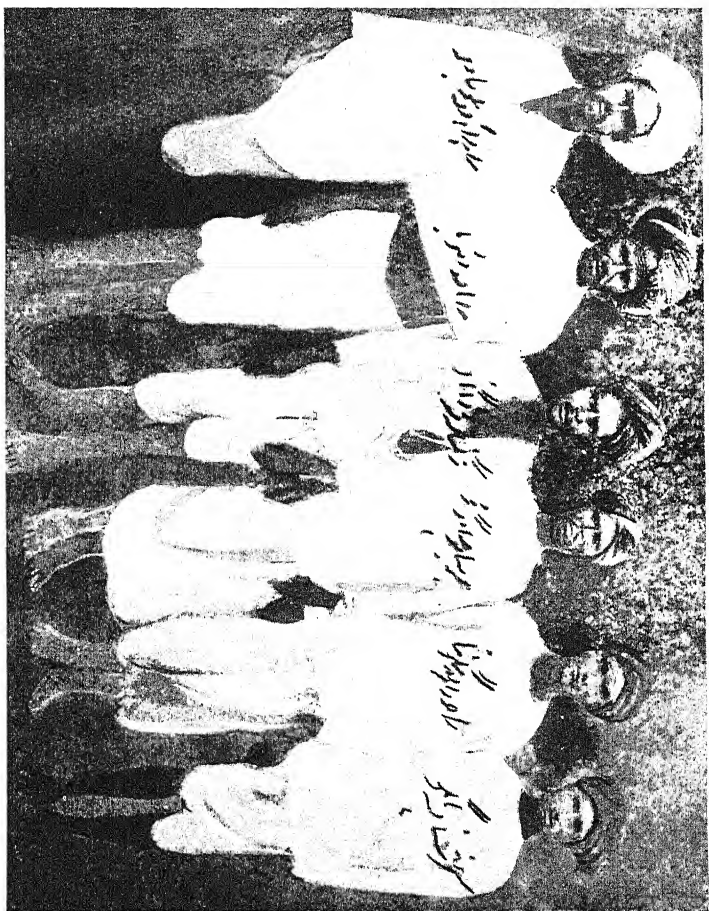
جرائم جنکے یہ مرتکب ہوتے ہیں اور طریقہ ارتکاب یہ لوگ کیسے کرتے اور یوں پرچوری کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور نہایت چالاکی سے عورت اور بچوں کے جسم سے عام مجمع میں زیور اور ایلیجاتے ہیں۔ موجودہ

تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ نقب اور سرقت بالجبر کے بھی مرتکب ہوتے ہیں ۱۲ یا اس سے زیادہ آدمی اس کام کیلئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ مرد اور عورتیں چورانے میں طاق ہوا کرتی ہیں اور یہ بھی مرد و عورت کی طرح ریل کی زنائہ گاڑیوں میں سفر کرتی ہیں۔ اور مستورات مسافرین کا سامان اور ایلیجاتے ہیں۔ بچوں کو جو پہلے تعلیم دی جاتی ہے وہ جوتے اور ناریل چورانے کی ہوتی ہے اس کے بعد رفتہ رفتہ یہ لڑکے میلے اور جاتراؤں میں مثل اپنے ماں باپ کے جاتے ہیں اور جہاں کہیں انکو کوئی لڑکا کچھ زیور پہنا ہوا نظر آیا تو اسکو مٹھائی دکھا کر یا کسی کھیل کی طرف مرغوب کر کے علیحدہ مقام پر لیجاتے ہیں اور اس کے جسم پر جو کچھ زیور ہوتا ہے اوتار لیتے ہیں۔ نقب زنی کے لئے اندھیری راتیں منتخب کی جاتی ہیں۔ اور چار یا پانچ آدمی ملکر ایک شخص کو اپنا سرغذ قرار دیتے ہیں۔ جس پر واجب ہوتا ہے کہ خود مکان میں داخل ہو کر مال کا سرقت کرے۔

حب قاعدہ عموماً دیواروں میں نقب نہیں لگایا جاتا بلکہ کھڑکی یا دروازہ کے بازو میں سوراخ کر کے بغلی طریقہ کا نقب لگایا جاتا ہے سرغنہ جو اندر ہوتا ہے اسکی حفاظت باہر کے لوگ نہایت مستعدی سے کرتے ہیں۔ اور پتھر جمع کر کے مقابلہ کو تیار رہتے ہیں۔ واپسی پر اس سرغنہ کو مال مسروقہ سے زیادہ حصہ ملتا ہے۔

یہ لوگ اس کے سوا گاؤں میں عورتوں کی منت پورا کرنے کی غرض سے فال کھو لکر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور اسکی اجرت میں اون سے زیادہ لیتے ہیں۔ یہ لکھ اس پر اور اوس مکان کے باشندوں پر قریب میں کوئی حبیب بلا آئیوالی ہے اور یہ اوس کا کفارہ ہے۔ لفٹٹ کرنل پورٹن سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس جی۔ آئی۔ پی ریلوے ان کے حالات بیان کرتے ہوئے اپنا ذاتی تجربہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بھاسٹے جب ریل میں چوری کی غرض سے آتے ہیں تو پہلے اسٹیشن پر وارد ہوتے ہیں۔ کسی تیسرے درجہ کے ایسے مسافر کو دیکھ لیتے ہیں جسکے پاس کوئی مہذب ڈبہ یا ہینڈ بیگ ہو کر رہتا ہے۔ وہ جس ڈبہ میں سفر کرتا ہے اوسی درجہ کا ٹکٹ لیکر اس کے ساتھ سوار ہو جاتے ہیں اور اوس کے آس پاس بیٹھ کر قصہ و کہانیاں اس سے بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب رات زیادہ گزرتی ہے تو فطرتاً مسافروں پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ ٹیکہ دیکر اونگھتے یا سو جاتے ہیں۔ اسوقت اون میں سے ایک شخص اوس مسافر کے پاس پاؤں کے قریب سطح گاڑی پر چادر اوڑھ کر سو جاتا ہے اور اپنے کو گہری نیند میں مبتلا بنا کر آہستہ سے اوس مسافر کا صندوق

یا گھٹری کھولنا شروع کرتا ہے یا اپنے منہ سے ایک چھوٹا سا تیز ٹکڑا جو شل چاقو کے
 تیز پھل کی طرح ہوتا ہے نکال کر اس سے پوٹلی میں چھید یا ہینڈ بیگ کا جڑا
 کاٹ لیتا ہے اور ہاتھ ڈال کر جو کچھ روپیہ یا مال منقولہ از قسم زیور وغیرہ ملتا
 ہے اوسکو آہستہ سے نکال کر دوسرے شخص کو دیدیتا ہے۔ اور وہ شخص یا تو موقع
 پا کر اوسکو چھپا لیتا ہے اور اسی اسٹیشن پر اتر جاتا ہے ویا اوس مال کو ریل کی کھڑکی
 سے پھینک دیتا ہے اور پھر اسٹیشن آتے ہی اوتر کر اوس مال کو تلاش کر لیتا ہے
 پھینکتے وقت تار کے کھمبوں کا نمبر دیکھ لیتے ہیں یا اسٹیشن کے کھمبوں کی تعداد
 گن لیتے ہیں جہاں کہ مال پھینکا گیا تھا۔ میلوں اور جاتراؤں میں جہاں عورتیں
 باولی یا تری پر غسل کیا کرتے ہیں اور اپنا زیور اور کپڑے کنارے پر اتار کر
 رکھ دیتے ہیں ان بھامٹوں سے ایک شخص پیشاب یا پاخانہ کرنے کی غرض
 بتلا کر انکی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھ جاتا ہے عورتیں شرا کر اپنا منہ ڈھانک
 لیتی ہیں یا اوس طرف پلٹ جاتی ہیں۔ یہ عیار اپنے ہمراہ ایک چھو کر رکھتا
 ہے اور وہ اشارہ پا کر مال اڑا لیجاتے ہیں لوگوں کو ایسے شخص پر شبہ ہوتا
 ہے مگر تلاشی میں کچھ برآمد نہیں ہوتا۔ یہ لوگ روپیہ ہمیشہ منی آرڈر کے
 ذریعہ روانہ کرتے ہیں۔ ضلع عثمان آباد کے اور احمد نگر علاقہ بمبئی کے بھٹ
 ماہولہ کی جاترا میں شریک ہونے ہمیشہ جایا کرتے ہیں۔ اور ایک سید ہاراستہ
 منتخب کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی عہدہ دار پولیس انکے تعقب میں جاوے تو
 اوسکو لازم ہے کہ راستہ میں جو دیول یا مندر لے وہاں ان کے قیام کی کیفیت
 دریافت کرتا ہوا جلد جاوے یقین ہے کہ وہ نہایت آسانی سے اوسکو ملا سکتا ہے



ماہور سے یہ لوگ ہو کر ملک برار متوسط داخل ہو جاتے ہیں۔ انڈی کی لکڑی سے مارنا اونکے یہاں سخت معیوب ہے۔ اگر ان کو اس لکڑی سے مارنے کی دہکی دیجاو تو وہ اپنا صاف صاف حال بتلانے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں تعلقہ اونڈہ ضلع پر بھنجی کی بھی جاترا میں یہ لوگ ہمیشہ پائے جاتے ہیں ماہور کے راجہ کے متعلق اسکی شہرت ہے کہ وہ ان بھامٹوں کا پشت پناہ تھا۔ اور ان سے ناجائز نفع اٹھاتا تھا۔ غرض ان کی عورتیں اور مرد جب گرفتار ہوں تو انکے جسم کی تلاشی نہایت تفصیلی ہونی چاہئے۔ خصوصاً عورتوں کی تلاشی جب کسی عورت سے کرائی جائے تو اس عورت سے کہا جائے کہ جسم کی تلاشی اچھی طرح ختم ہونے پر ان کا منہ کھول کر حلق بھی دیکھ لیا جائے کیونکہ اکثر چھوٹے سٹے یہ حلق میں کسی خاص مقام پر چھپا لیا کرتی ہیں اور بعض اوقات نگل بھی لیا کرتی ہیں۔ اس طرح مکان کی خانہ تلاشی کرتے وقت موجودہ تفتیش میں پایا گیا ہے کہ دیوار میں چھت کی ناٹوں میں اور دیوار کے کونوں میں مال مسروقہ پایا جاتا ہے تجربہ سے یہ بھی پایا گیا ہے کہ بھامٹ مال مسروقہ کے تقسیم میں اکثر آپس میں اس طریقہ سے جھگڑتے ہیں کہ اس فضیحت کی اطلاع خواہ مخواہ پولیس کو ہو جاتی ہے اور انکی گرفتاری عمل میں آتی ہے ملک حیدر آباد میں اکثر یہ لوگ جب واردات کی غرض سے روانہ ہوئے اور راستہ میں ان سے کسی نے استفسار کیا ہے تو بیان کئے ہیں کہ ہم زیارت کی غرض سے جاترا میں یا مندر میں جا رہے ہیں۔

پاڑوی

اقسام اور کن ناموں سے مشہور ہیں۔ | پچھانہ پاڑوی۔ واگہری۔ لنگوٹی پاڑوی۔ ٹاکن کا
بیل وار یہہ نام مختلف حالات سے ان کے پائے
گئے ہیں۔ مسٹر کیا نیڈے اپنی کتاب حالات میں بیان کرتے ہیں درحقیقت یہ
بادریہ کی اولاد سے ہیں۔

کرنل گنتھارپ اسکی تصدیق کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یہ درحقیقت
بادریہ یا واگہری قوم سے ہیں اور مدراس اور اوسکی حوالی میں اپنے کو ٹاکن
کار کے نام سے مشہور کر کے بس گئے ہیں۔ پاڑوی تقریباً تمام دکن میں پھیلے
ہوئے ہیں ان کا مذہب ہندو ہے اور یہ تمام قومیں خاندکیں۔ برار مالک
محدوسہ سرکار عالی مالک متوسط ہند۔ اور دکن میں گجرات سے آئیں۔ ملک کرناٹک
میں یہہ لوگ ہرن شکاری کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ آپس میں مذکورہ بالا لوگوں میں
شادی کے بھی عجیب رسوم ہیں۔ مثلاً ٹاکن کا۔ پاڑوی پچھانہ پاڑوی۔ کی لڑکی
سے شادی نہ کرے گا اور اون کے ہاتھ کا کھانا بھی نہیں کھاتا۔ مگر پچھانہ
پاڑوی پاڑوی اول الذکر کے ہاتھ کا کھانا کھاتے ہیں۔ تمام قسم کے پاڑوی
بہت زیادہ پینے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور سب قسم کا گوشت چھیلی مرغی وغیرہ
بجز گائے کے گوشت کے کھاتے ہیں۔ وضع قطع تقریباً سب کی ایک ہی سی
ہو کرتی ہے خانہ بدوش پاڑوی ایک مقام سے دوسرے مقام کو گروہ میں
تقریباً سو آدمی ہو کرتے ہیں اور جو رو نیچے بھی ان کے ہمراہ رہتے ہیں۔

چونکہ یہ لوگ صحرائی جانوروں کو پکڑنے اور شکار کھیلنے کے سابق میں بہت شائق تھے اس لئے اون کے ہمراہ جانے اور پھانڈے ایک معتد بہ تعداد میں رہا کرتے تھے چیتے والے پاڑوسی اس نام سے اس لئے مشہور ہیں کہ یہ چیتوں کو جال سے پکڑ کر شکار کھیلنا سکھاتے ہیں اور انکو امر کے ماتھے فروخت کرتے ہیں۔ ملک حیدر آباد میں علاوہ محکمہ صرف خاص سلطانی کے اور امر کے یہاں بھی ملازم ہیں اور یہ لوگ لنگوٹی پاڑویوں سے بہت زیادہ مشابہ ہیں۔ گوکہ لنگوٹی پاڑوسی کی صورتیں زیادہ تر وحشیانہ ہوتی ہیں لیکن ان دونوں فرقوں کا طرز معاشرت بالکل مختلف ہے لنگوٹی پاڑوسی اپنے نانک کے ہمراہ بارش کے زمانہ میں برار سرحدی اضلاع سے تعلقات ملک سرکار عالی میں چلے آتے ہیں اور عارضی طور پر جھوپڑیاں بنا کر رہتے ہیں اور بارش ختم ہوتے ہی گر و پیش کے ملکوں میں پھر درودہ شروع کر دیتے ہیں۔ بھانسی پاڑوسی بالکل مختلف قوم ہے اور ان لوگوں میں نہایت حقارت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ چیتے والے پاڑوسی سر کے بال کبھی نہیں تراشتے۔

زبان - ہندوستانی اور ٹوٹی بھڑٹی مرہٹی یا کنڑی کیا کرتے ہیں خصوصاً جب کسی اجنبی آدمی سے بات کرتے ہیں تو ہندوستانی لہجے میں بہت پکار کر کرتے ہیں۔

ارتکاب جرائم و طرز معاشرت | مرہٹو اڑسی کے پاڑوسی بقابلہ تلنگانہ نہایت خطرناک ثابت ہوئے ہیں۔ ڈاکہ۔ نقب۔ سرقہ مولشی۔ مرغیوں کا چرایجیانا۔ کہلہ سے انداج چرایجیانا ان جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ لوگ وقت ارتکاب واروات مختلف قسم کے لباس نہیں بدلتے۔ لیکن عموماً گرم باندھے لیتے ہیں۔

اور چہرہ پر ڈاٹھ پیٹ لیتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا دوپٹہ جسم اور کاندھوں پر سے پیٹ کر پیچھے کی طرف گرہ دیدیتے ہیں اور ہمیشہ وقت ارتکاب وار داندھوتائی بات چیت کیا کرتے ہیں۔

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ فرقہ واردات کرنے میں اپنے ساتھ دوسرے کسی قوم کو شریک کرتا ہے ورنہ خود کشی میں شریک ہوتا ہے۔ جب کبھی ٹکیتی کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور کوئی ایک مکان جو پہلے سے منتخب ہوتا ہے۔ شب کو اوسمیں گھس پڑتے ہیں اور سخت ہنگامہ برپا کرتے ہیں بعض وقت دین دین کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ مکان کے باخندوں کو زد و کوب کرتے ہیں اور مال کے تلاش میں زمین کھودتے ہیں اور چھت جلا دیکر چل دیتے ہیں تاکہ لوگوں کا خیال آگ بجھانے کی طرف رجوع ہو اور اداں کو دور بھاگ جائیکا موقع ملے۔ ملک حیدر آباد میں جب سے کہ قانون شکار نافذ ہوا ہے عموماً تلنگانہ کے رہنے والے پار دیوں نے میوہ فروشی کثرت سے شروع کی ہے۔ جو وقت کسی پاڑوسی کا گروہ گرفتار کیا جاتا ہے تو اسکی سخت ضرورت ہے کہ اونکے کیپ کی زمین اچھی طرح سے کھود کر تلاش کی جائے اور ان کے غورتوں کی بھی تلاشی کرائی جائے کیونکہ تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ چھوٹے چھوٹے اشیاء از قسم زیورات وغیرہ ان کی عورتیں اپنے ٹانگوں میں چھپا لیتی ہیں۔ لینے مثل پٹی کے جو اکثر زخم پر لگائی جاتی ہے۔ اوسی طرح ان اشیاء کو پٹی میں پیٹ کر ٹخنہ یا ران پر باندھ لیتی ہیں جسکو دیکھنے والوں کو زخم کا شبہ ہو۔

تِلّہ یا ملواری

مذہباً یہ لوگ ہندو ہیں۔ ظاہری پیشہ سانپ پالنے اور دوسرے ذریعہ سے بھیک مانگنے کا ہے۔ چنانچہ خود ان کے نام کے اگر معنی کئے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ تِلّہ کے معنی سفید کے ہیں اور پال کے معنی سانپ کے۔ درحقیقت یہ اصلی باشندہ مدراس کے ہیں اور ابتداً صوبہ ورننگل میں ان کے چھوٹے چھوٹے گروہ بھیک مانگتے نظر آئے۔ اور زیادہ تر رپورٹیں جو اس وقت تک ان کے متعلق وصول ہوئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قوم بھکاری اور جرائم پیشہ نہیں مگر مسٹر پاپار اوٹو نائیڈ واپنی کتاب موسوم بہ ریوئے تحفین یعنی (ریل کاچور) بیان کرتے ہیں کہ گو یہ لوگ بظاہر سچا پنجائے شیطان اوتار تے اور بوریہ بافی اور ٹوکرس بنا کر فروخت کرتے ہیں مگر جب بھی ان کو موقع ملتا ہے تو یہ ہمہ قسم کے جرائم کرنے تیار ہو جاتے ہیں کسی مقام پر مستقل سکونت نہیں رکھتے اور ہمیشہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر سفر کرتے رہتے ہیں چونکہ یہ لوگ طرز معاشرت اور رسم و رواج میں شل کیگاڑیوں کے پائے جاتے ہیں اور ان میں کے بعض اشخاص کیگاڑیوں کے ساتھ کھانے پینے میں بھی شامل ہو جاتے ہیں اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ ان کا اور کیگاڑیوں کا مسئلہ نسبت کسی قدر ملتا جلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مالک محروسہ سرکار عالی میں یہ قوم مشہورہ جرائم پیشہ قرار دی گئی ہے۔ خصوصاً ان کے دو ایک گروہ ضلع نظام آباد اور عادل آباد میں سنگین جرائم کے مرتکب ہو کر سزا یاب ہوئے ہیں۔ ان کی عورتیں علاوہ بوریہ بنانے کے ہنود کی عورتوں کے جسم پر گودھنا بھی گودھتی ہیں۔

یہ ایک بڑی وجہ ہے کہ وہ ہر ایک مکان میں آسانی سے داخل ہو جاتی ہیں۔ اور موقع پا کر اون کے مرد نقب و سر قہ کرتے ہیں۔ ان میں کی دوسری شاخ جو یہ گھر کے نام سے مشہور ہے ملک حیدر آباد میں نہایت ہی خطرناک اور پرلے درجہ کی جرائم کرنے والی ثابت ہوئی چنانچہ چند سال قبل ان لوگوں نے صوبہ ورنگل کے اکثر تعلقات میں ڈکیتی۔ سر قہ بالجبر۔ نقب وغیرہ کی وارداتیں کیں۔ یہ لوگ مثل اپنے بھائیوں کے جن کا ذکر ادھر کیا گیا ہے در بدر مارے مارے نہیں پھرتے بلکہ جس علاقہ میں واردات کرنا چاہتے ہیں ایک گروہ عورتیں اور بچوں کا بنا کر اوس موضع میں تین یا چار ماہ تک مثل قیام کرتے ہیں۔ اور اپنا اعتماد بڑھانے کی غرض سے اون کی عورتیں گونا گویا کھانا جیٹھا دینے لیتی ہیں۔ اور مرد و مہولی قیمت کے استیاء زیادہ سود پر گاؤں والوں کے پاس گرو رکھ دیتے ہیں اور اکثر یہ لوگ بکرے کاٹ کر کنبی عورتوں کے پاس اون کا گوشت تحفہ پیش کرتے ہیں۔

اس طرح جب ان کا اعتماد اوس مقام میں زیادہ ہو جاتا ہے تو اوس وقت پتیل کے زیورات بیش قیمت میں اونہیں ساہوکاروں کے پاس سونے کے ہونا بتلا کر رکھ دیتے ہیں اور وقتاً اوس موضع سے غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ سر قہ بالجبر اور نقب وغیرہ مثل یہ گلوں کے کیا کرتے ہیں کبھی اپنے کو یہ کلمہ قوم سے بھی مشہور کرتے ہیں۔ یہ لوگ شرابخواری کے عادی ہیں حال کی رپورٹوں سے ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ زیادہ تر گیرومی رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں ٹنڈ پر مٹی کڑے اور صرف ایک لنگوٹی لگاتے ہیں۔ عورتیں مثل دیگر عورت ہنود کے

ساڑیاں چولیاں استعمال کرتی ہیں اور علاوہ گوندا گودھنے کے چشاق کی روٹی بھی فروخت کرتی ہیں مرد اور عورتیں اپنا نام بدلنے میں مشاق ہیں اگر ایک شخص سے دوسرے شخص کا نام بھی دریافت کیا جائے تو تا وقتیکہ وہ خود اس شخص سے دریافت نہ کر لے کہ اس نے اپنا نام پولیس میں کیا بتلایا ہے اس کا نام نہیں بتلاتا۔ ان کے ہمراہ بکریاں گدھے۔ سانپ اور مرغیاں رہتی ہیں۔

چنچلو اڑ

یہ لوگ زمانہ موجودہ میں ضلع محبوب نگر قلعہ امر آباد کی پہاڑیوں میں بسے ہوئے ہیں اور ملک دراس میں ان کی ٹکڑیاں ضلع کرنول میں پائی جاتی ہیں۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں یہ قوم جرائم پیشہ خیال شستہ کرائی گئی تھی مگر تحقیقات میں جب ثابت ہوا کہ درحقیقت یہہ لوگ جرائم پیشہ نہیں ہیں بلکہ دوسرے اقوام جرائم پیشہ نے اپنے کو سچا لو کے نام سے مشہور کر کے جرائم کا ارتکاب کرنا شروع کیا ہے۔ اس مغالطہ میں یہ لوگ شستہ کراوے گئے مگر اس کے چند ہی روز بعد ان لوگوں کو جرائم پیشہ سے خارج کر دیا گیا اور اس وقت تک ان کے متعلق کوئی خلاف رپورٹ وصول نہیں ہوئی۔ ان کے حالات جہاں تک دیکھے گئے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سلسلہ قرابت تلنگانہ کے بہیلوں سے ہے۔ اور یہ قصہ بیان کرتے ہیں کہ رامائن کی لڑائی کے زمانہ میں یہہ لوگ گڈریہ تھے لیکن چونکہ یہ سپاہی اور نہایت بہتر تیر انداز تھے اس لئے ان کو چنچلو کا خطاب دیا گیا اب تک یہہ لوگ تیر و کمان کا استعمال کرتے ہیں اور رعایا ان کو سپاہی

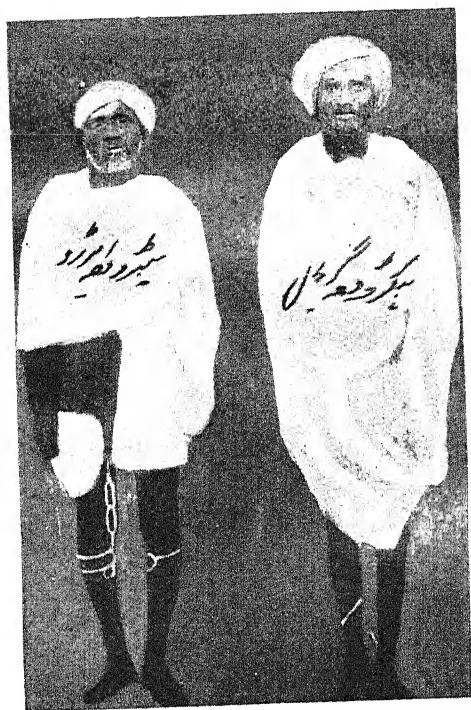
سمجھ کر کھیتوں وغیرہ کی حفاظت کیلئے ملازم رکھتی ہے۔ چنانچہ مسٹر ہنگمن صدر ناظم کو تو الی اضلاع نے اپنے ذاتی اطمینان اور تجربہ کے بعد ان لوگوں کو پولیس میں بھی بھرتی کیا ہے پس ایسی صورت میں ان کے مزید حالات کہنے کی کوئی ضرورت نہیں پائی جاتی۔

دونگا داسری

واقعہ | گو یہ قوم غیر ملکی اور علاقہ مدراس کی ہے مگر ان کے کارنامہ ملک حیدرآباد میں ایسے ثابت ہوئے ہیں کہ سرکار نے ان کے حق میں بعض مشتبہ کرنے کے سزا خارج البلد می تجویز فرمائی جو بمقابلہ مشتبہ کئے جانے کے بہت زیادہ سنگین ہے اور چونکہ ان کے خارج ہو جانے کے بعد ہی یہ لوگ سرکار عالی میں ابھی تک قرار پائے جاتے ہیں اسلئے ان کے مکمل حالات کہنے کی نہایت ضرورت ہے غالباً موجودہ سنگین جرائم کرنیوالے اشخاص جرائم پیشہ کا اگر ان سے مقابلہ کیا جائے تو ہمیشہ ان کا فیر بڑھا ہوا پایا جائے گا۔

قومیت اور کن ناموں | یہہ لوگ درحقیقت فرقہ وڈران سے ہیں مگر اس فرقہ سے سے مشہور ہیں۔ اپنا قطع تعلق کر کے ارتکاب جرائم پر اپنی معاش کا دوسرا در رکھا ہے۔ ان لوگوں نے جہاں تک ہو سکا حین سفر

اپنی وضع قطع۔ قومیت طرز معاشرت کو اس طرح بدلا کہ پولیس مشکل سے اون کو شناخت کر سکی۔ چنانچہ ملک حیدرآباد میں انہوں نے اپنے تئیں پولیسواڈ کے نام سے مشہور کیا اور اس ٹٹی کی آڑ میں صد ہا سنگین و خفیف جرائم کا ارتکاب کیا۔



علاقہ بمبئی میں ان کی ٹکڑیوں نے اپنے کو پامولا دیرا گلہ واڑ لو کے نام سے مشہور کیا اور بظاہر انہوں نے سانپ کا تماشہ دکھانا شروع کیا اور اس ٹٹی کی آڑ میں یہاں خوب تیکار کھیلایا۔ تاکہ اونکی شناخت ذریعہ فنکارا پریشاں ہوئی۔ پولواڑ کی عورتوں کے طریق پر ان کی عورتوں نے بھی ملک حیدر آباد میں سوئی پوت بیچنا شروع کیا تاکہ ہر شخص ان کو قوم پولواڑ سے جو ایک سچے سوداگر ہیں سمجھے۔

دوسرے اور کہتیرا کے نام سے علاقہ کرنول اور نور پکارے جاتے ہیں اپنے کو دوسری ثابت کرنے کی غرض سے یہہ کا ڈلیکر پھرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اوسیں گنگا کا پانی ہے اور دوسرے اشخاص ان میں سے ہاتھ میں شمع لے کر اور سنک پھونکتے ہوئے گرو کے ہمراہ چلتے ہوئے اور وینکٹ راوینا گویندہ کا نام لیکر بھیک مانگتے ہیں۔ مور کے پر ہمیشہ ان کے سامان کے ساتھ رہا کرتے ہیں اگرچہ کہ تحقیقات میں ان کے نام اور لقب بہت سارے پائے گئے ہیں مگر اور دو نام بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے یعنی حال میں جب کہ یہہ اورنگ آباد میں گرفتار ہوئیں تو انہوں نے اپنے کو مشٹی گولر بتلایا اور جس وقت ملک برار میں داخل ہوئے تو وہاں اپنے کو جھنگا بہوئی اور سانچلو کے نام سے مشہور کیا غرض شاید ہی ہندوستان میں کوئی ایسی قوم ملیگی جو عیاری میں ان کا نظیر ہو سکے ملک مرہٹواڑی اور کرناٹک علاقہ سرکار عالی میں ان لوگوں نے گرفتار ہونے پر علاوہ مذکورہ بالا قومیت اور ناموں کے مندرجہ ذیل قومیت اور نام بتلائے۔

جوگی۔ اوچلہ۔ جوتی۔ وڈر۔ پھول ملی۔ ترٹے۔ کامائی۔ منو وڈر۔

رقبہ ارتکاب جہانم - اسکا ذکر تو پہلے ہی کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ حصہ شمالی ملک مدراس

کے رہتے والے ہیں۔ ان اضلاع سے عموماً ضلع کرنول میں ان کے گروہ کے سرغنہ اس عرض سے ملاقات کرتے ہیں کہ واردات وغیرہ کے لئے موسم اور وقت مشخص کیا جائے ایسا ہو جانے کے بعد ان کے گروہ نکلنا شروع کرتے ہیں جن لوگوں کے حصہ میں شمالی ملک کا سفر قرار پاتا ہے وہی گروہ اکثر و بیشتر ملک سرکار عالی ضلع محبوب نگر میں جو کہ سرحد کرنول پر واقع ہے اور جہاں بہت گھنا جنگل ہے داخل ہوتے ہیں اور یہاں داخل ہونے کے بعد اضلاع ملکنڈ میدک - اور اطراف بلدہ میں لوٹ مار شروع کرتے ہیں۔ بقیہ گروہ جو ضلع کرنول سے شمال کی طرف اور آگے بڑھ جاتے ہیں وہ اضلاع رانچور - گلبرگہ ٹیپو بیجا پور میں داخل ہو کر لوٹ مار کرتے ہیں۔ دوسرا مقام ان کے جمع ہونے کا اضلاع گلبرگہ و بیجا پور کا درمیانی جنگل ہے اور عموماً ماہ اپریل میں یہاں جمع ہوا کرتے ہیں اور یہاں سے قرارداد اوقات کر کے ان کے گروہ بیدر - نانڈیٹر - بٹر اورنگ آباد - شولا پور - پونہ اور ستارہ کی جانب وارداتیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرا مقام ان کے جمع ہونے کا - ضلع خاندیس ملک بمبئی کے جنگلوں میں ہے اور یہاں سے پھیل کر ملک برار اور ملک متوسط ہند تک چلے جاتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہے کہ ان کے واردات کرنے کا رقبہ ملک مدراس - حیدرآباد بمبئی اور ملک متوسط ہند ہے۔

ٹینگ کی کارروائی - ان کے سرغنہ جب ملاقات کر کے رقبہ کی تشخیص کر لیتے ہیں تو اس وقت وہ ہر گروہ کو الگ تعداد میں جن میں تیس سے پچاس آدمی تک

ہوتے ہیں تیار کر کے اون کے سرگروہ کے ہمراہ روانگی کے لئے حکم دیتے ہیں۔ ان گروہوں کی بھی تقسیم چھوٹے چھوٹے گروہوں پر کیجاتی ہے جن میں آٹھ آدمی ہوا کرتے ہیں اور اس چھوٹے گروہ کو یہ اپنی زبان میں (گمپو) کہتے ہیں ہر گمپو میں ایک ماہر نقب زن ہوا کرتا ہے اور یہہ اوس کا فرض منصب ہوتا ہے کہ نقب کا سامان وہ اپنے ہمراہ رکھے اور آلہ نقب کو یہہ لوگ (باکو) کہتے ہیں۔

لباس و زبان | اپنے سکونتی ملک میں یہہ لوگ عموماً اوس موضع کے کنبیوں کا سالباں پہنتے رہتے ہیں مگر جو وقت اپنے سکونتی مقام سے باہر ہو کر گروہوں میں منقسم و روانہ ہوتے ہیں تو یہہ اوس قوم کا لباس پہن لیتے ہیں اور وضع قطع بنالیتے ہیں جسکی صراحت قبل ازیں اوپر بیان کی گئی ہے۔

ان کی عورتیں چولی اور ساڑھی مثل تلنگانہ کی عورتوں کے پہنتی ہیں گلے میں سونے کا پٹھا اور پوت جس میں مونگا ملا رہتا ہے باندھتی ہیں اکثر اوقات ناک میں نتھ بھی پہنتی ہیں۔ جس میں موتی اور مونگا ملا رہتا ہے۔ ہاتھوں میں چوڑیاں پہنتی ہیں اور کبھی بھاندی کے چوڑ بھی رہتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم | زیادہ تر یہ لوگ نکلین جرائم۔ ڈاکہ۔ نقب اور سر قہ باجبر کے مرتکب ہوا کرتے ہیں۔ عموماً یہ لوگ ہتیار ساتھ نہیں رکھتے لیکن واردات پر روانہ ہونے کے قبل موٹی لکڑیاں درختوں سے کاٹ کر لٹھ بنالیتے ہیں اور اونکا استعمال بوقت واردات اس بیرحمی سے کرتے ہیں کہ بعض وقت ان ان اونکی ضربات سے ہلاک ہو جاتا ہے اگر ان کا تعاقب کیا جائے اور ان کے خیال میں بھاگنے کا موقع نہ رہے تو پلٹ کر مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

اور اس کا داخلہ بھی بہت سارے اشلہ جات علاقہ ہذا سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے نہایت مضبوطی کے ساتھ پولیس کا مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ چند اشخاص پولیس کے مارے بھی گئے۔ شارع عام پر جب سرتہ باجر کیا جاتا ہے تو ایک شخص ان میں سے کسی ایک اونچے درخت پر اور بقیہ اشخاص درختوں میں چھپے رہتے ہیں۔

یہہ شخص درخت پر سے جب مسافروں کو آتے ہوئے دیکھ لیتا ہے تو قبل از قبل اپنی پارٹی کو مطلع کرتا ہے کہ وہ تیار ہو جائیں۔ مسافرین کے اس مقام پر وارو۔ ہوتے ہی یہہ لوگ جنگلی درندوں کی طرح اون غریب مسافروں پر گرتے ہیں۔ اون کے ہاتھ رسیوں سے باندھ دیتے ہیں اور منہ میں کپڑا ٹھونس دیتے ہیں تاکہ آواز نکالنے نہ پائے اس کے بعد اون کا کل سامان و نیز جو کچھ اون کے جسم پر ملے سب لوٹ کر اون کو اسی حالت میں چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ نقب کرتے وقت اگر کوئی شخص مکان والوں میں سے نیند سے بیدار ہو جائے تو اس سے دھمکا کر خاموش کر دیتے ہیں۔ اگر وہ چپ نہ رہے تو نہایت بے رحمی کیساتھ اس کو زو و کو ب کرتے ہیں بعض اس خیال سے کہ مدعی اس واقعہ کی اطلاع نہ کرے اور اپنی عزت کا خیال کر کے واقعہ کو چھپائے اس کی عورتوں کے ساتھ زنا باجر کا بھی ارتکاب کرتے ہیں۔

پس شاید ہی کوئی ایسا جرم سنگین و خفیف ہوتا ہو جو یہہ نہ کرتے ہوں یہاں تک میلے اور جاتراؤں میں مثل بھامٹہ اور اوچلوں کے جیب کترنا عورتوں کے جسم سے مال اوڑالینا و دکانوں سے سامان اوٹھالینا یہہ سب ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے پولیس کو ان کے حالات سے لفظاً لفظاً پوری طرح پر واقف۔

رہنا چاہئے۔

ڈومر

کن ناموں سے مشہور ہیں | آری ڈومر - ریڈی ڈومر - ڈنباری - اور ڈوماری -
اور قومیت وغیرہ - ملک حیدر آباد میں ان کی دو تفریق کی گئی ہے - جو گروہ

کہ ملک مرہٹواڑی اور کرناٹک میں قیام پذیر و نینر
خانہ بدوش ہیں وہ اگر ملک تلنگانہ میں وارد ہوں تو تلنگے ان کو آری
ڈومر کے نام سے پکارا کرتے ہیں ورنہ عموماً تلنگانہ میں ڈومروں کو ریڈی ڈومر
کہتے ہیں -

مٹر ملی اپنی کتاب اقوام جرائم پیشہ میں کہتے ہیں کہ الفاظ ڈنباری اور
ڈوماری قوم ڈوم سے نکلے ہیں یہ قوم شمالی ہندوستان میں بیشمار نیچ
قوموں سے پائی جاتی ہے اور ملک متوسط ہند کے بیڑھیوں اور کلہاٹیوں
اور بنگال کے ڈومروں سے بالکل ملتی جلتی ہے اس وجہ سے کہ ملک حیدر آباد
میں یہ لوگ کلہاٹی - گوپال کے نام سے بھی مشہور ہیں -

لباس اور بات چیت وغیرہ | یہہ لوگ مرہٹی اور تلنگی بولتے ہیں ان کے رہنے کی جھونپڑیاں
یہہ کلوں سے بہت ملتی جلتی ہیں تمدنی مدارج میں

یہہ قوم دھڑ اور چاروں سے بالا - لمباڑے - کیکاڑی اور وڈر کے مساوی
ہیں - ان کے مرد سفید کپڑے کی چٹھی پہنتے ہیں اور کبھی کبھی جب وارداتوں
میں اون کو کامیابی ہوتی ہے اور اپنے کرتب ورزشی اور تماشے رعایا کو دکھلانا
چاہتے ہیں تو اس وقت رنگین شال - صدریان اور کامدار پٹریاں - پہن بیا کرتے ہیں

انکی عورتیں عام طور سے بچہ بد چلن اور ناحشہ ہوا کرتی ہیں۔ موجودہ تحقیقات میں ثابت ہوا ہے کہ یہہ عورتیں ہمیشہ بد معاش اور دیگر اشخاص سے آشنائی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چونکہ ان کی عورتیں عام طور سے صورت دار ہوتی ہیں۔ اکثر زرگروں سے میل جول کر لیتی ہیں اور مال سر وقتہ اون کے ذریعہ سے گلوایا جاتا ہے اور اپنے زیور بنا لیتی ہیں۔ بوقت ضرورت یہہ زیور فروخت کیا جاتا ہے۔ اور آپس میں تقسیم کر لیتی ہیں۔ جہاں یہ زیورات بنائے جاتے ہیں اوس موضع میں ہرگز فروخت نہیں کرتے مال سر وقتہ بھی اپنی جھونپڑی میں نہیں رکھتے۔ بلکہ ہمیشہ جھونپڑیوں سے علیحدہ زمین میں دفن کر دیتے ہیں اور اوسپر ایک پتھر بطور علامت نصب کرتے ہیں۔ اون کا سر گروہ جبکو کھنڈ کہتے ہیں ہمیشہ مال سر وقتہ طریقہ بالا پر اخفا کیا کرتا ہے۔

طریقہ جرائم وغیرہ | یہہ لوگ ڈاکہ۔ رہزنی۔ نقب اور ہر قسم کا سرقتہ کرتے ہیں۔ ان کی عورتوں کے ذریعہ سے تمام ضروری اطلاعات ان کو ملتے ہیں۔ چوری کو ایک قسم کا پر جوش اور دلچسپ مشغلہ سمجھتے ہیں۔ ان کے پاس ایک لوسے کا تیز آلہ ہوتا ہے جسکی قطع مثل چمٹہ کے ہوتی ہے اوس کے ذریعہ دروازہ کے بازو چھید کر کے ہاتھ داخل کیا جا کر اندر سے زنجیر کھول لیتے ہیں اور مکان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ سوتی عورتوں کے زیور کو یہہ لوگ نہیں چھوتے۔ باقی ہر قسم کا مال اون کے لئے مباح ہے۔ خصوصاً کپڑے کے یہہ بہت شوقین ہوتے ہیں۔ سرقتہ مولشی میں بڑے طاق ہیں۔ کثرت سے سیندھی شراب پینے کے عادی ہیں۔ اس قوم میں ہمیشہ تین دن کی شادی

ہوا کرتی ہے لڑکی کے باپ کو چوبیس روپیہ دے جاتے ہیں اور لڑکی کو اپنے گھر لاکر رسم ادا کرتے ہیں۔ اس روپیہ سے لڑکی کا باپ چاول خرید کر دوسرے گھروں میں تقسیم کرتا ہے شادی اکثر کمال خانوں کے نزدیک پڑاؤ ڈالکر قیام کر کے کیجاتی ہے تاکہ سیندھی لانے میں سہولت ہو ان کے ہمراہ گدھے۔ بکرے اور شور کثرت سے رہا کرتے ہیں دوسرے اقوام کی عورتیں بھی ان کی برادری میں شامل ہو جاتی ہیں اور اونکی نسلیں بھی خاص ڈومر خیال کیجاتی ہیں۔ قبل ولادت یا بعد ولادت یہہ لوگ خاص قسم کی پوجا کرتے ہیں۔ یعنی کوئی بکرا کوئی مینڈا اور کوئی مرغ کوئی ناریل چڑھاتے اور پوجا کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ ہتیاروں کی پوجا کرتے ہیں۔ چندان میں اندھیری راتوں میں ارتکاب جرم کرتے ہیں اور چند اوجالے میں دیوالی ہونے کے بعد یہہ لوگ اپنے مکانوں سے جوق جوق بنکر نکلتے ہیں۔ شاؤ و ناو ایسا اتفاق ہوا ہے کہ یہ لوگ موسم بارش میں گرفتار کئے گئے ہوں ورنہ عموماً قبل بارش اور بعد بارش انکا دواوہ ہوا کرتا ہے۔

اپنے قوم کے سردار کو متلی گرو کہتے ہیں اس کا درجہ ویسے ہی ہوتا ہے جیسے کسی امام یا مجتہد کا سمجھا جاتا ہے۔ ان کے سردار کے متعلق ایک قصہ مشہور ہے کہ کسی زمانہ میں ضلع کٹریہ میں جہاں ان کا سردار رہتا تھا۔ ایک بادشاہ گزرا ہے جبکو زیادہ تر روزشی تماشوں کا شوق تھا۔ چونکہ ڈومر ہمیشہ سے اس کرتب کے شوقین ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے سردار نے اس بادشاہ کے روبرو بھی اپنا کرتب دکھلایا۔ بادشاہ خوش ہو کر اسے ایک انگشتری یا چھلہ انعام میں دیا جسپر

تنگی میں یہ عبارت کندہ تھی کہ ”یہہ انگوٹھی پہننے والا ڈومر چاروں سمندروں کی حد تک سردار و پیشوار ہوگا“ یہہ عطیہ اسی ایک خاندان میں نلاً بعد نلاً چلا آیا ہے اس اپنے پیشوا کی ڈومر بہت عزت کرتے ہیں اور سالانہ نذر بھی دیتے ہیں

کنجڑ

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت | ساننیا - بیریا - وکھنی کجڑا - کنجڑ بھات - گجراتی

ارواڑی - کنجڑ - بیریا - بنجارہ - بہنگی - بہاٹ

بھالو - حجام - کھار - کوچ بندی - کھار - کرناٹک - نٹ - یہہ ایک بہت مشہور لیٹری آوارہ گردہ قوم ہے - جو مذہباً اپنے کو ہندو بیان کرتی ہے تمام ہندوستان میں پائی جاتی ہے - گو یہ خیال کیا گیا ہے کہ یہہ لوگ عموماً گجرات اور مارواڑ سے جوق جوق بن کر لوٹ مار کی غرض سے مختلف ممالک میں دورہ کیا کرتے ہیں - مگر درحقیقت ان ممالک میں بھی مستقل سکونت انکی نہیں ہے -

باس بات چیت وغیرہ - | یہ لوگ عموماً ڈاڑھی اور سر میں لاسنبے بال رکھتے ہیں

دھوتی کرتا یا قمیص پہنے رہتے ہیں اکثر پُرانی وضع

کے کوٹ فیتہ دار بھی استعمال کرتے ہیں - سر پر اکثر سُرخ رنگ کی پگڑی رکھتے ہیں - گلے میں لال مونگے کے دانوں کی تسبیح ڈالتے ہیں ان کی عورتیں مارواڑی عورتوں کی طرح اونچے ہنگے پہنتی ہیں - چولی کرتی یا انگیا استعمال کرتی ہیں - زبردست مارواڑی عورتوں کے عموماً پہنتی ہیں - اکثر ناک میں

بلاخ اور لونگ بہنتی ہیں اور کثرت سے مٹی لگانے کے عادی ہیں۔ عورت اور مرد جو تہ پہنتے ہیں اور حقہ بھی کثرت سے پیتے ہیں۔ گانجہ بھنگا تباکو کے بھی عادی ہیں۔ ان کی عورتیں گودہنا لگاتی ہیں ناک تھڑی۔ پیشانی۔ کلائی۔ سینہ وغیرہ پر گوندہ لگاتے ہیں۔ یہ لوگ بہت لڑاکا ہوتے ہیں اور آپس میں مار پیٹ کرتے ہیں۔ قسم کھاتے وقت گنگا یا کالکانام لیتے ہیں اپنے مذہب میں ہر شخص کو شریک کر سکتے ہیں۔

رقبہ و طریقہ ارتکاب جرائم۔ | ڈاکہ سرقہ باجبر شائع عام مخصوص گاڑیوں کا لوٹنا۔ نقب سرقہ مولشی ان لوگوں کا کام ہے۔ انکی عورتیں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں گاؤں اور قصبوں کی آبادی میں جا کر گاتی اور ناچتی ہے اور اس طور سے ہر قسم کے حالات معلوم کر کے اپنے مردوں کو بتاتی ہیں و نیز انہیں سے کوئی ایک شخص باجارت کھنا گاؤں کے قریب باولی یا میدان کے پاس ٹھہتا رہتا ہے جب اوسکو کوئی عورت زیور پہنتی ہوئی نظر آتی ہے تو وہ اس کے پیچھے ہو لیتا ہے۔ اس کے مکان تک جا کر ضروری حالات اس مکان کے دریافت کر لیتا ہے۔ واپس ہو کر اپنی گروہ کو مطلع کر دیتا ہے۔ اور نہایت دیر سے ڈکیتی کا ارتکاب کرتے۔ کلہاڑی سے دروازہ کھڑکیاں سب توڑ ڈالتے ہیں۔ سب سے پہلے عورتوں کے جسم سے زیور اتارنے کے بعد کوٹھڑیوں سے مال یجاتے ہیں۔ زیادہ تر یہ لوگ بہ نسبت نقب زنی کے راستوں پر مسافروں کے لوٹنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

نقب کرتے وقت بھی ان کے لوگ راستوں کا انتظام نہایت ہوشیاری سے

کر لیتے ہیں۔ اور ایک یا دو شخص ۱۲ بجے شب کے بعد مکان مقررہ پر پہنچ کر یا تو کبڑ کی توڑ کر داخل ہوتے ہیں ویا عقب سے بغلی یا رومالی طریقہ کا نصب لگاتے ہیں۔ ملک حیدر آباد میں جہاں تک ان لوگوں کے جرائم کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اور رپورٹیں وصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوا ہے کہ ان لوگوں نے عموماً سرقہ مویشی سرقہ غلہ و سرقہ باجر شارع عام کا زیادہ تر ارتکاب کیا ہے۔ اور تقریباً کل مالک محروسہ سرکار عالی کے اضلاع میں ان کا گذر ہوا ہے۔

مسٹر ٹیکن صدر نظام کو تو الی اضلاع سرکار عالی نے ان کے حالات بیان کرتے ہوئے خاص طور پر سرقہ مویشی کا اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ یہ لوگ اپنے ہمراہ جو بیل و گائے رکھتے ہیں نہایت پھرتی اور چالاک سے کسی ایک موضع کی چراگاہ سے بیل ہانک کر اپنے مندرے میں شریک کر لیتے ہیں یا اپنے بیل اس چراگاہ میں چھوڑ دیتے ہیں اور شام کو اپنے بیلوں کے ہمراہ دوسرے مویشی ہانک لاتے ہیں اس مویشی کا خلیہ بدلنے کی غرض سے دانت توڑ دیتے ہیں یک بونٹی کا عرق نکال کر اور ایک کپڑا اس سے تر کر کے سینگ پر باندھتے ہیں۔ جس سے وہ اس قدر نرم ہو جاتے ہیں ان کو ہر طریقہ پر خم کر دیا جاسکتا ہے۔ اور اسکی وضع بدل دیتے ہیں۔ مگر جانوروں کی جب شکل بد بجاے تو اس کے شناخت کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ اگر مالک جانور کے پاس انکرا کے سنگوہر ہاتھ رکھے یا چمکائے تو جانور اس سے ایس ہو کر کھڑا رہے گا۔ دوسرا غیر آدمی کے نزدیک جانے سے بیل کان کھڑا کرتا ہے یا بیل کو اسی گاد کے طرف بجاے جہاں کا وہ ہے تو بیل اپنی گھر کو سیدھا چلا جاتا ہے۔ بیل کے

سینگو کو ٹوڑ کر نکال دینے کا ایک اور بھی طریقہ بتلایا گیا ہے کہ ماش کے آٹے کی موٹی روٹیاں پکا کر گرم گرم سینگو سپر باندھ دیا جاتا ہے۔ اور چند گھنٹوں کے بعد سینگس ایسی نرم ہوتی ہیں کہ ان کو آسانی سے موڑ لیا جاسکتا ہے۔ پولیس میں اپنے جانوروں کی صحیح تعداد بتانے کی غرض سے کسی بیمار مویشی کو یا تو زنجیر کے خود کھلا جاتے ہیں۔ یا اسی شب کو خود اپنا یا چورہی کا مویشی دور دراز فاصلہ پر بھیج کر فروخت کر دیتے ہیں تاکہ ان کے جانوروں کی تعداد برابر رہے ایک موضع کا سرقہ کیا ہوا جانور کبھی نزدیک تر موضع میں فروخت نہیں کرتے۔ اسی طرح بکرے اور مرغیاں بھی چرائیے گاوی ہیں۔

ہمیشہ مال مسروقہ کو چند روز تک چھپا کر رکھتے ہیں۔ اسکے بعد وہاں کے مال مسروقہ خریدنے والوں کو بلا کر ان کے ماتھے فروخت کرتے ہیں۔ مال فروخت کرتے وقت بکرے بطور پوجا ذبح کرتے ہیں۔ یہ لوگ شگونوں کے بڑے پابند ہوتے ہیں۔ اگر پولیس کے پاس ہوشیار فخر ہوں تو نہایت آسانی سے ان کے اوول کا پتہ مل سکتا ہے۔ یہ لوگ عموماً شارع عام پر لوٹے یا ڈاکہ ڈالتے ہیں ایسی حالت میں جبکہ شگون بد نکلے یہ اس طرح کے حرکات بھی کرتے ہیں کہ اناج یا بکرے اور مرغیاں چرا لاتے ہیں۔ نقب کی وارداتیں کرنے میں بھی انکی شوق بڑھی ہوئی ہے۔

پٹیل پٹواری اور گاؤں کے متول لوگ ان سے مال مسروقہ خریدتے ہیں اگر فوری بیچنے کا موقع نہ ملے تو مال دفن کر دیتے ہیں۔ اور جو وقت موقع ملتا ہے کھود کر نکال لیتے ہیں۔ ان کی تلاشی لیتے وقت اسکی سخت ضرورت

ہے کہ عورتوں کی جامہ تلاشی بھی عورت کے ذریعہ پجائے۔ خصوصاً انکی عورتوں کے بیٹے میں ایک قسم کی جیب اندر دار ہوتی ہے جس میں چھوٹے چھوٹے زیورات چھپاتے ہیں یہ لوگ اپنے پلنگ کی پیشیں میں بھی مال چھپاتے ہیں اور لکڑی کے پٹیاں اور پائے کو کھلے ہوتے ہیں جنکے اندر مال چھپاتے ہیں۔ تلاشی کے وقت ہمیشہ عورت اور بچے ادھر ادھر بھاگنا شروع کرتے ہیں۔ اور اسکی غرض یہ ہے کہ مال سر وقت کہیں چھپا دیں یا بھینک دیں۔ اس لئے عہدہ داران پولیس کو نہایت احتیاط کے ساتھ اس کام کو انجام دینا چاہئے۔

کیکاڑی

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قویت کوروا۔ کورچہ۔ یرکلہ۔ ان کے حالات سے تجربہ کار و ممتاز عہدہ داران پولیس نے تحریر کئے ہیں۔ چنانچہ ملک مدراس کے لئے مسٹر ملی کے مرتبہ حالات اور حیدرآباد کے لئے مسٹر گیہ کے مرتبہ حالات نہایت بکار آمد اور لائق ذکر ہیں۔ چار نام جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ ان سب کے قریب قریب ایک ہی معنی ہیں۔ لفظ ”کورور“ ٹیامل زبان میں ہاتھ دیکھ کر حالات بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح یرکلہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ مگر یہ لفظ تلنگی زبان کا ہے۔ اور اوسمیں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ یہ لوگ قوم ٹیامل سے ہیں۔ اور ملک سرکار عالی میں صد ہا سال ہوئے کہ مدراس سے آکر بس گئے ہیں۔ چونکہ ان کا قیام مختلف صوبہ جات ملک سرکار عالی میں ہے۔ اس لئے اس حصہ کی

زبان کے لحاظ سے ان کا نام پڑ گیا۔ اور انہوں نے بات چیت بھی ان ہی حصہ جات کے زبان میں شروع کر دی۔ چنانچہ جب قدرتی لہجہ میں یہ لوگ یہ کلمہ کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اور زبان بھی ان کی ملنگی ہے۔ مرہٹاؤں میں کیکاڑی کے نام سے مشہور ہیں اور مرہٹی زبان اچھی طرح بولتے ہیں۔

کوروے۔ کورچے ملک کرناٹک اضلاع سرکار عالی میں زیادہ تریاے جاتے ہیں۔ اور وہ کٹری زبان اچھی طرح سے بول سکتے ہیں۔ اضلاع کرناٹک میں یہ لوگ بجنٹری کیکاڑی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ یہ فرقہ باجہ بجا کرتا ہے۔ اور زیادہ تر چوری وغیرہ کا ارتکاب نہیں کرتے۔ عام طور پر اضلاع انگریزی ٹولاپور و ہار واڑ۔ بلہاری۔ بجا پور و بیل گاؤں کے کیکاڑی گویندوان کے نام سے مشہور ہیں۔ مگر جرائم کے لئے اسکی کوئی تخصیص نہیں ہے کہ یہ ان ہی ملک میں رہ کر جرائم کرتے ہوں بلکہ ایک حصہ کے لوگ دوسرے حصہ میں جرائم کی غرض سے چلے جاتے ہیں یہ لوگ مذہباً ہندو ہیں۔ اور ادنیٰ درجہ کی دیوتاؤں کی زیادہ معتقد ہیں۔ اور انکی پرستش کرتے ہیں۔ ان کی عورتیں پٹیا کے نام سے ایک سوم کا پتلا بنا کر اوس میں چیت کوڑیاں لگاتے ہیں۔ اور اسکو ایک ٹوکری میں رکھ کر رکھ کر۔ یہ کل۔ کھنکھ پکارتی ہیں۔ گاؤں کی عورتیں اور مردانکو اپنا ہاتھ دکھلا کر فال کھلاتے ہیں۔ عورتیں چکی ٹاکنے کے بجائے سے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور چکی ٹاکنے وقت مکان کو بھانپ لیتی ہیں کہ راستہ وغیرہ مکان میں داخل ہونیکے کدھر سے ہیں۔

لباس و معاشرت۔ | ان کا ظاہری ذریعہ معاش ٹوکریاں بنانا ہے۔ مکن میں

اکثر بورسہ بانی ہی کرتے ہیں۔ مرد بہت سیاہ فام ہوتے ہیں دھوٹی اور پگڑی بھی باندھتے ہیں۔ ایک ایک کیکاڑی دو دو تین تین ٹاڈیاں کرتا ہے۔ عورتیں تنگی وضع سے ساڑیاں باندھتے ہیں۔ اور دونوں ہاتھ میں پتیل کی چوڑیاں پہنتے ہیں جھنگلی سوٹری۔ گیڈڑ وغیرہ کہاتے ہیں۔ مرہٹواڑی کے کیکاڑی پان کھانے کے عادی ہوتے ہیں اور پان وغیرہ چنچنی میں رکھتے ہیں اور ایک رنگین پٹرم کی تھیلی بھی اکثر ان کے کندھے پر رہتی ہے۔

طریقہ جبرائیم۔ | سترگیر اور کرنل گنتھراپ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے آلہ نقب کو "سلا گول" کہتے ہیں۔ جو تقریباً چار انچ لمبا اور نوکدار ہوتا

ہے ان کے لئے ہوسہ نقب کا سوراخ سطح زمین سے کچھ اوپر دیوار میں ہوتا ہے موجودہ تحقیقات میں ثابت ہوا کہ یہ لوگ اب ایک ہی قسم کے نقب نہیں لگاتے ہیں۔ بلکہ سوراخ کرتے وقت اس قسم سے کیا جاتا ہے کہ آدمی آسانی سے داخل ہو سکے اندر داخل ہو جانیکے بعد مال کا سرقہ کیا جاتا ہے۔ جس طرح سے کہ دوسرے اقوام مکان واردات کو تاک کر ٹھہر کر لیتے ہیں ان کو اسکی پروا نہیں۔ ہر موسم برسات کے ہر موسم میں یہ لوگ جرائم ڈکیتی۔ نقب زنی۔ سرقہ کا ارتکاب نہایت ولیری سے کرتے ہیں۔ اور موسم برسات میں گاؤں سے باہر عارضی جھونپڑیاں ڈالکر جاڑوں اور گرمیوں کی کمائی کھاتے ہیں۔ ہر عہدہ کو توالی اپنی مرتبہ حالات میں اسکو تسلیم کر لیا ہے کہ ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کے لئے پہلے سے ضلع مشخص کر لیا جاتا ہے۔ اور اپنی قیام گاہ سے سویاڈیڑھ سو میل دور چلے جاتے ہیں واردات کا ارتکاب کر کے

واپس ہوتے ہیں۔ قدیم زمانہ میں یہہ لوگ صرف لائٹیاں لیکر ڈکیتی کے ارتکاب
 کے لئے جاتے تھے مگر موجودہ زمانہ میں یہ لوگ کلہاڑی تلوار اور ہندوؤں اور
 گوبن کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ دیوار پر سیڑھی لگا کر مکان کے اندر داخل
 ہو جاتے ہیں سیڑھی کیلئے کسی قریب جگہ سے کچی لکڑی بھول وغیرہ کی
 کاٹ کر سیڑھی بناتے ہیں۔ واردات کے وقت مکان میں اگر کوئی کھانسی
 چیز ہمدست ہوتی ہے تو اسکو کھا لیتے ہیں اور موقع واردات پر پاخانہ بھی
 پھیر دیتے ہیں۔ یہہ ایک اچھا شگون مانا جاتا ہے۔ یہہ لوگ شگون کے قائل
 ہوتے ہیں۔ واردات کا ارتکاب کرنے کے بعد بنجارے جیسے بیلیاں
 رکھتے ہیں اسی وضع کی ایک آدھ تھیلی چھوڑ جاتے ہیں۔ تاکہ پولیس کو
 اس کا دھوکہ ہو کہ واردات کا ارتکاب بنجاروں نے کیا ہے۔ پٹانے بھی وقت
 واردات چھوڑتے ہیں۔ تاکہ گاؤں والے یہ سمجھیں کہ یہہ لوگ مسلح ہیں۔ ڈاکہ
 کرتے ہی فوراً چل دیتے ہیں اور پھر اپنا لباس اصلی پہن لیتے ہیں جب کوئی
 مکان متعین کر لیا جاتا ہے۔ کہ اس شب وہاں ڈاکہ کیا جائے تو پہلے ایک
 یا دو آدمی اس مکان کو اچھی طرح جانچ لیتے ہیں۔ اور کل راستوں کو
 پہچان رکھتے ہیں اپنے قیام گاہ پر جو اس وقت ایک دو میل گاؤں سے
 ہوتی ہے ٹھہر کر بکرا خرید کر اس کو ذبح کرنے کے قبل اس کے اوپر
 ہتیار وغیرہ رکھ کر پوجا کرتے ہیں۔ معمولی وقت ڈاکہ کا (۸) بجے شب
 قرار دیا جاتا ہے۔ گروہ مسلح ہو کر اولاً راستوں کا انتظام کر لیتے ہیں۔
 گروہ میں سے چار یا پانچ تجربہ کار شخص مکان میں داخل ہو کر مال لوٹ بیجا ہیں۔

اور واپس مقام سکونہ ہوتے ہیں۔ اس مال کو زمین میں دفن کر دیتے ہیں یہ لوگ شراب خوار ہی کے بہت عادی ہوتے ہیں۔ اکثر وارداتوں کے وقت ان کے ساتھ دودھ و عورتوں کا جانا بھی معلوم ہوتا ہے۔ گاؤں سے باہر جو لوگ واردات کرنے جاتے ہیں ان کے کپڑے وغیرہ لیکر بیٹھی رہتی ہیں۔ یہ گلوں کی خورتیں بھی مانگ گاڑوڑیوں کے عورتوں کے موافق پولیس کو ڈرائنگ کے لئے شیر خوار بچوں کو زمین پر پٹک دینے وغیرہ کی دہکی دیتی ہیں۔ کیکارڈیوں کی وارداتیں مندرجہ ذیل طریقوں سے معلوم ہو سکتی ہیں جن پر اکثر شبہ ہوتا ہے کہ ان وارداتوں کے مرکب گنجر ہوں گے۔

(۱) تازہ بھول کے ٹھہ اگر موقع واردات پر پائے جائیں۔

(۲) جب پٹانے چھوٹتے ہوئے پائے جائیں۔

(۳) واردات کرتے وقت دوسرے اقوام کی طرح بات چیت کرنا اور لب و لہجہ اوس قوم کا بنانیکی کو شیش کرنا۔ جو وہ تحقیقات میں ثابت ہو آج کہ مسلمانوں کی سی اردو زبان یہ کرتے تھے۔ تاکہ مسلمان اشخاص پر واردات کرنے کا مشبہ پیدا ہو۔

مانگ گاروڑی

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت و زبان | ان لوگوں نے آج تک اپنی کوئی دوسرا نام

نہیں رکھا اور نہ عام طور پر رعایا نے ان کو

کوئی اور لقب دیا۔ بلکہ ہر ملک میں یہ مانگ گاروڑی یا گاروڑی کے نام سے

پکارے جاتے ہیں۔ یہہ لوگ بالکلیہ خانہ بدوش ہیں اس کا ثبوت بہت سارے حالات مرتبہ سے ملتا ہے کہ کسی ملک میں انکی نسبت یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ یہہ وہاں کے متوطن ہیں بلکہ ہر جگہ یہہ خانہ بدوش ہی ثابت ہوئی ہیں ملک حیدرآباد میں مثل دیگر خانہ بدوش اقوام کے یہہ لوگ بمبئی کی جانب سے وارد ہوئے ہیں۔ اس ملک میں زیادہ تر اغلام مرہٹوڑی اور کرناٹک میں ان کا قیام رہا ہے۔ مرہٹی زبان یہہ اچھی طرح بولتے ہیں۔ اور تھوڑی بہت اردو بھی ٹوٹی بھوٹی بولتے ہیں۔ تجربہ سے حقیقتاً ان کا کوئی مذہب معلوم نہیں ہوتا۔

لباس و معاشرت۔ اس فرقہ کے لوگ عموماً ورزشی اور پلند قات ہوتے ہیں | اون کا لباس دوسرے پیشہ ور کرتب کرنے والوں

اورنٹ وغیرہ کی طرح ہوتا ہے۔ مردوں کا عام لباس ٹانگوں میں تنگ بھورا جامنیا۔ کمر میں پھند نے وارپنگہ سر پر لٹ پٹی بڑی پگڑی۔ کندھے پر ایک میلہ کچھلا کپڑا۔ بعض کانوں میں بالے اور گردن میں پوت کے پچے اور تسبیح کی مثل دانے ڈالتے ہیں۔ عورتیں عموماً زرد رنگ کی چولی پہنتی ہیں اور ساٹیاں تنگ گانہ کے عورتوں کی طرح باندھتی ہیں سر کے بال عموماً پریشان رہتے ہیں جب کبھی ان کے خانہ تلاشی کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی عورتیں غیظ و غضب سے اپنے شیر خوار بچوں کی ٹانگیں پکڑ کر پھرانا شروع کرتی ہیں اور خوف دلاتی ہیں کہ اگر امالی پولیس فوراً نہ ہٹ جائیں گے تو وہ بچوں کو ہلاک کر ڈالیں گے۔

طریقہ جرائم۔ مرد و عورت اور بچے سب خفیف چوریوں کے عادی ہوتے ہیں

خصوصاً بھینسیں چرانے میں اور زہر سے ہلاک کرنے میں ان کو خاص مشاقی ہی مانگ گاروڑیوں کی عورتیں مردوں سے زیادہ چوری میں مشاق ہوتی ہیں۔ یہہ بھیلہ گدائی مکان میں داخل ہوتی ہیں۔ اگر کوئی مکان اتفاق سے خالی ملگیا تو اسکا قفل توڑ کر سرقہ کی مرتکب ہوتی ہیں۔ بازار اور جاتراؤں میں یہہ عورتیں میلے لباس میں بچوں کو لیکر بھیک مانگتی پڑے پھرتی ہیں۔ اور دوکاندار کو غافل پا کر سرقہ کرتی ہیں زیادہ تر عورتیں بھی مال سرقہ کو فروخت کرتی ہیں۔

سنگین وارداتوں میں سے یہہ صرف سرقہ بالجبر کرتے ہیں اور بطور معمولی شارع عام پر مسافروں کو لوٹا لیتے ہیں۔ اناج چرانے میں بھی یہ لوگ بڑے مشاق ہیں نقب کی وارداتیں یہہ کبھی نہیں کرتے۔ اور نہ ان کو اسمیں ملکہ ہے۔ بھینسیں جوقت جنگل میں چرانے کے لئے جاتی ہیں اوسی وقت اس جرم کا ارتکاب کرتی ہیں۔ سرقہ کر نیکے بعد اونکی سینگ اور بال وغیرہ اس ہوشیار سی اور چالاکی سے تراشتے اور کاٹتے ہیں اور اونکی صورت اس طرح بدل دیتے ہیں کہ اون کے مالک بھی اونکو نہیں پہچان سکتے۔ یہہ جانور فروخت کی غرض سے دور دراز مواضع میں بھیج دئے جاتے ہیں۔ غلہ کی تیاری کے زمانہ میں ہمیشہ یہ غلہ چرا لاتے ہیں اور اپنے فرو گاہ کے نزدیک کڑی کی گریوں میں اسے چھپا دیتے ہیں۔ دوسری قسم کا مال سرقہ جو نہرنی وغیرہ میں اون کو مل جاتا ہے۔ اکثر ان کی عورتوں کے پاس یا بار برداری کی بھینسوں کے خورجیوں میں رہتا ہی مانگ گاروڑی بڑے نشہ باز ہوتے ہیں اور ان کا مال سرقہ ہمیشہ کلاؤں کے ہاتھ

فروخت ہوا کرتا ہے۔ ان کی عورتیں اور بچے بھی پرلے درجہ کے چور ہوتے ہیں۔ یہہ بازاروں اور دوکانوں کے آس پاس پھر کرتے ہیں جب کبھی کسی دوکاندار یا اور کسی مسافر کو راستہ پر غافل پاتے ہیں تو فوراً اسکی آنکھ بچا کر اسکا جو کچھ سامان اون کے ہاتھ آئے اوڑا لیتے ہیں۔ الفرض یہہ لوگ چھوٹے اور بڑے گروہوں میں اپنے ناکوں کے ہمراہ بے دھڑک ایک موضع سے دوسرے موضع میں سفر کیا کرتے ہیں اور بظاہر کھیل کرتے ہیں بلکہ اپنی گذراوقات ہونا بیان کرتے ہیں۔ حقیقتاً ان کی گذراوقات ہمیشہ جرائم سے ہوا کرتی ہے۔

یہہ لوگ دفعات ان راوی میں چالان ہونے سے بہت خوف کرتے ہیں۔

مِلّانی

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت | بنجارہ اور بجزا کہتے ہیں۔ مکہیری اور کمری کے نام سے بھی یہہ مشہور ہیں یہہ قوم درحقیقت غیر ملکی خاندان سے ہیں۔

ہے۔ مگر ملک حیدرآباد میں ان کو وارد ہو کر ایک عرصہ دراز گزرا۔ درحقیقت یہہ لوگ مسلمان بنجارے ہیں۔ رسم و رواج اور زبان تک بنجاروں کی استعمال کرتے ہیں یہہ لوگ برائے نام مسلمان پائے جاتے ہیں۔ حقیقتاً مذہب سے واقف ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرح ڈاڑھیاں رکھتے ہیں۔ اور لباس بھی عام طور پر دیہاتی مسلمانوں کا پہنتے ہیں غیر ملکی ملتانی اکثر اچوتا نہ۔ بھوپال اور بڑودہ کی جانب سے وارد ہو کرتے ہیں۔ ایک عرصہ دراز سے ان کی آمد و رفت کا کوئی سلسلہ نہیں ملتا۔ بجز اس کے مشہور ہونے کے بلکہ ان پر شدت سے نگرانی

رکھنے اور آوارہ گردی سے روکنے کے بعد ان کو ملک سرکار عالی میں اضلاع بیدر اور بیڑ میں مستقل طور پر بٹھرا دیا گیا جس کے بعد ت ان کے متعلق کوئی شکایت نہیں سنی گئی۔

لباس بات چیت وغیرہ۔ | مرد دیہاتی مسلمانوں کا سا لباس پہنتے ہیں اور بعضوں نے بالکل چارن بنجاروں کی طرح ڈاڑھی

منڈھوانا اور گلے میں زمار پہننا شروع کر دیا ہے تاکہ انکی قومیت کا پتہ نہ لگ سکے عورتوں کا لباس بالکلیہ بنجاری عورتوں کا سا ہوتا ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ یہ عورتیں پیتل کا زیور زیادہ مقدار میں جیسا کہ بنجاروں کی عورتیں پہنتی ہیں استعمال نہیں کرتیں۔ ان لوگوں میں بھی ٹانڈے ہوا کرتے ہیں اور شل بنجاروں کے ایک نائیک ٹانڈہ کا ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔

ارتکاب جرائم کے طریقہ وغیرہ | ملتان کی اعلیٰ درجہ کے ڈاکو رہزن اور سارق ہوا کرتے ہیں۔ نقب زنی میں ان کی نسبت نہیں مانگیا

کہ یہ کبھی اوس کے مرکب ہوئے ہوں۔ ایفون کا سرقہ نہایت سفاکی اور بے باکی سے کرتے ہیں۔ ڈکیتی کے ارتکاب کے لئے یہہ لوگ اپنے مقامات چھوڑ کر سو سو میل چلے جاتے ہیں۔ بعض اوقات راستہ میں رعایا کے بیل چرا کر ذبح کر ڈالتے ہیں اور اوس کے گوشت پر چند روز زندگی بسر کرتے ہیں۔

ڈاکہ کرنے کے بعد اوس مقام سے فوراً چلے جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی منزلیں طے کر کے اپنے قدیم پڑاؤ سے بہت دور نکل جاتے ہیں۔ یہہ بھی ایک طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ یہہ لوگ تواریات کرنے کے لئے روانہ ہوتے ہیں اور اپنی

عورت اور بچوں کو کہ جاتے ہیں کہ فلاں روز فلاں مقام اور جنگل میں وہ قیام پزیر رہیں تاکہ یہہ لوگ واپسی پر اون سے وہاں آکر ملیں۔ محکمہ خفیہ پولیس حیدرآباد کو وزیر پولیس مقامی کو ان کے حالات اچھی طرح معلوم ہیں اور عموماً اہالی کو تو اہلی ان کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اسلئے ان کے حالات کو طوالت دینا بے ضرورت ہے۔

وڈر

کن ناموں سے مشہور ہیں اور مذہب | وڈروں کی دو طرح پر تفریق کی گئی ہے یعنی ہڈی یا گاڑی وڈر اور منو یا منی وڈر۔ کل وڈر۔

پاتھر ڈ۔ جانتی۔ یا داگٹری وڈر۔ مدراس میں ایٹورائے کے نام سے مشہور ہیں یہہ ملک دکن کے تقریباً کل حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں یہہ لوگ مزدوری اور گتہ پر تالاب اور کنویں کھودتے ہیں اور سڑکیں بھی بناتے ہیں۔ آبادی سے دور جھونپڑیاں ڈالکر ٹھہرتے ہیں ان لوگوں کے جسمانی قومی مضبوط ہوتے ہیں۔ اور یہہ مذہباً ہندو ہیں اور وشنو کی پوجا کرتے ہیں۔ زیادہ تر یلما دیوی کی پرستش کر نیوالے ہیں تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ لوگ ابتداً مدراس سے ملک سرکار عالی میں پہنچے ہیں۔ یہہ لوگ ہر قسم کا گوشت کھاتے ہیں۔ حتیٰ کہ چوہے اور گھونس تک نہیں چھوڑتے۔ دوسری رزیل قوموں کی طرح یہہ لوگ بھی نشہ کے بڑے عادی ہوتے ہیں۔

لباس اور بات جیت وغیرہ | یہہ لوگ مثل دیگر اڑول اقوام کے پوری طرح پر جسم نہیں ڈالنا پیتے ہیں صرف ایک دھوئی یا چڈی۔ ایک کرتہ اور کاندھے پر میلا

کچھ لاکڑاٹھال لیتے ہیں سہرے بھی بگڑی باندھتے ہیں جو تہ کبھی نہیں پہنتے عورتیں ساڑیاں باندھتی ہیں۔ اور چولیاں نہیں پہنتیں۔ کالج کی چوڑی کبھی سیدھے ہاتھ نہیں پہنتیں۔ بندھی وڈر موضع کے باہر جھونپڑیوں میں ٹھیکے ہیں اور ان کے ساتھ عورت بچے بٹریک رہتے ہیں۔ چھوٹے چاک کی بندیاں ہمراہ رکھتے ہیں۔ ان کے کیمپ کو گپو کہا جاتا ہے اور ان میں بھی ایک نانک یا پدا وڈر ہوا کرتا ہے۔ آپس میں یہ لوگ ٹوٹی پھوٹی تنگی زبان بولتے ہیں۔ یہہ لوگ مرہٹی اور کنڑی بھی جانتے ہیں جب ایک گروہ کو یہہ بتلانا منظور ہوتا ہے کہ فلاں راستہ سے اوس نے سفر کیا ہے تو ہر موڑ پر وہ پاؤں سے ایک آڑھی لکیر بنا دیتا ہے جس کے سرے پر پاؤں کا نشان اُس طرف کو بنا دیتا ہے کہ جس طرف وہ گیا ہے تاکہ دوسرے آئیوالے گروہ کو اوس کے نقل و حرکت کی اطلاع رہے۔

طریقہ ارتکاب جرائم وغیرہ۔ | یہہ لوگ ہمیشہ ننگین وار داتوں کے عادی ہوتے ہیں۔

مکان اور راستوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں نقب زنی میں

کامل نہارت رکھتے ہیں۔ ان کی عورتیں اور بچے بھی چھوٹے چھوٹے جرایم۔

خضیف مال کا سرقہ اور میلہ جات میں چوریاں کرتے ہیں۔ اکثر اوقات جس گاؤں

کے قریب یہہ لوگ اترتے ہیں موسم گرما میں جب کہ اہالی موضع باہر سوتے

ہیں تو اون کے عورتوں کے جسم پر سے زیور اتار کر چل دیتے ہیں۔ جرائم کرتے

وقت دوسرے اقوام ہنود کو بھی اپنے گروہ میں بلا تعصب شریک کر لیا کرتے

ہیں۔ ڈاکہ کرتے وقت ضروری اطلاعات بد معاشران موضع سے دوستی پیدا

کر کے حاصل کرتے ہیں۔ یا اُن کی عورتیں اور بچے مکانوں میں داخل ہو کر

چکیاں ٹانگے کے حیلہ سے اچھا مکان تاک لیتے ہیں اور اسکی اطلاع اپنے
مردوں کو دیتے ہیں اس اطلاع کے پہونچنے پر وہ گروہ اس موقع سے
ہٹ کر دور و دراز جنگل میں جا کر قیام کرتا ہے اور دس یا اس سے زیادہ
اشخاص اس گروہ کے یا اور مختلف گروہوں کے مل کر ڈاکہ ڈالنے کا تصفیہ
کر لیتے ہیں و موقع واردات کے قریب پہونچنے پر ٹانگ یا پدا ڈرو لوگوں
کو مختلف کاموں پر مقرر کرتا ہے چند پتھر پھینکنے پر مقرر کئے جاتے ہیں۔
چند راستہ کے حفاظت کی غرض سے کھڑے کئے جاتے ہیں اور چند مضبوط
دولیر بسر کر دگی ٹانگ مکان میں داخل ہوتے ہیں منہ پر ڈھاٹہ لپیٹتے
ہیں اور دھوتیوں کو اوپر اوٹھا کر کمر میں باندھ لیتے ہیں ہاتھوں میں لالھی
اور پتھر لے لیتے ہیں ایک یا دو مشعل بھی روشن کر کے ہمراہ رکھتے ہیں۔
مال لوٹنے کے بعد چل دیتے ہیں پان سپاری کی تحصیلیاں جو اکثر بنجارے
استمال کرتے ہیں موقع واردات پر چھوڑ جاتے ہیں تاکہ پولیس کو بنجاروں کا
شبہ ہو۔ واپسی پر اگر مقابلہ کیا جائے تو دلیری سے بہڑ جاتے ہیں۔ یہاں
تک کہ قتل بھی واقع ہو جاتا ہے ہمیشہ ایک واردات کرنے کے بعد اوسی
وقت دوسری نہیں کرتے و ڈروں کے کئے ہوئے نقب پر اگر تھوڑا سا بھی
غور کیا جائے تو بہ آسانی تمیز ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بجائے کسی آٹھ نقب کے اکثر
ان کے نقب بل سے ہو ا کرتے ہیں نقب ہمیشہ مکان کے عقب میں یا پہلو میں
بنیاد کے قریب ہوتی ہے اور بالعموم بل کے نشان او سکے پہلو میں نظر آتے
ہیں۔ پنختہ اور اینٹ کے مکانوں میں چہری سے پتھر یا اینٹ کا چونہ یا

مٹی کھرن کر غلہ کیا جاتا ہے اور مکان والے اکثر چوپہ وغیرہ کے کھوونے کا خیال کرتے ہیں مگر درحقیقت یہی آواز اسی چوہ اور مٹی کے غلہ کئے جانے کی ہوتی ہے مال مسرودہ فوراً ایک یا دو معتبر اشخاص کے ہاتھ کیت یا جنگل میں یا اور کوئی مناسب جگہ میں جو ان کے کیپ سے بہت دور نہیں ہوتی دفن کر دیتے ہیں اور بعد میں کسی شناسا سنار۔ ساہوکار۔ یا شراب فروش کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں زیورات کی بھی تقسیم نہیں کرتے بلکہ عموماً اسکو فروخت کر کے نقد روپیہ تقسیم کر لیتے ہیں نالک اور مال مسرودہ کی حفاظت کرنے والا زیادہ حصہ کاستق سلجھا جاتا ہے۔

نیا دیواڑ یا نادیاواڑ

کن ناموں سے مشہور ہیں اور قومیت وغیرہ | ان کے تین فرقہ ہیں رڈی یا نادسی - چالایا یا چٹکہ نیا دیسی اڈوی نیا دیسی کے ناموں سے مشہور ہیں۔ یہہ بالکل غیر ملکی اضلاع گوداوری - کرشنا - نور ملک مدراس کی مشہورہ جرائم پیشہ قوم ہے اور ان ہی اضلاع سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں ان کا وارد ہونا پایا جاتا ہے۔

یہہ درحقیقت پولی کٹ جھیل کے جنگلوں کے قریب رہتے والے ہیں۔ رڈی یعنی کنبیوں نے ان پر حملہ کر کے اور شکست دیکر ان کو اپنا غلام بنا لیا اور عام طور سے رڈی ان کو کھانا پکانے پر نوکر رکھتے ہیں۔ ملک سرکار عالی کے اکثر اضلاع - تلنگانہ میں اکثر پٹیلوں نے ان کو حفاظت کی غرض سے اپنے یہاں ملازم رکھا ہے۔

کیونکہ عادتاً یہ بہت دل برا اور جرمی ہوتے ہیں۔
 لباس زبان وضع قطع وغیرہ۔ | یہہ بگڑی ہوئی تنگی زبان بولتے ہیں۔ ان کا ناک

نقشہ چینیوں سے ملتا جلتا ہے یعنی چپٹے منہ۔
 چھوٹی اور پتلی ٹھنڈی۔ لیکی مونچھیں۔ اور کچی ڈاڑھیاں ہوتی ہیں عورتوں کے
 ناک نقشہ مردوں سے کسی قدر بہتر ہوتے ہیں۔ لیکن سب کی صورت سے وحشت
 برستی ہے۔ اور تنگی عورتوں کی طرح ساڑیاں باندھتی ہیں۔ مرد لنگوٹی اور بعض
 دھوٹی پہنتے ہیں۔

ظریفہ اسباب جرائم۔ | یا نادسی وحشی قوموں کے وید اور حکیم بھی ہیں۔ جڑی بوٹیوں
 سے امراض کا علاج اچھا کرتے ہیں۔ جڑی بوٹی کھودنے

کیلئے ان کے یہاں ایک آلہ ہوتا ہے جسکو وہ بگاڑ کو کول کہتے ہیں یہہ آلہ حقیقت
 نقب زنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے نہایت تیزی کے ساتھ
 دیواروں میں سوراخ کر لیتے ہیں۔ اکثر ایک شب میں متعدد نقب کئے جاتے
 ہیں۔ نقب زنی کے لئے عام طور پر چاند کی ابتدائی تاریخیں مبارک و مناسب
 سمجھی جاتی ہیں۔ یہہ لوگ اقبال جرم فوراً کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنے ساتھیوں کے
 نام کبھی نہیں بتاتے۔ ان کی عورتیں شادی کے موقع پر چرایا ہوا زیور او
 کپڑے بے غل و غش استعمال کرتی ہیں۔

مال مسروقہ زیادہ تر کلال کے پاس فروخت کیا جاتا ہے اور یہی کلال ضرورت
 کے وقت ان کے پاس رسد بھی پہنچاتے ہیں۔ یہہ لوگ ڈکیتی اور مسروقہ باج
 بھی کرتے ہیں۔ اور نہایت سیرجی سے پیش آتے ہیں اور اکثر یہ لوگ

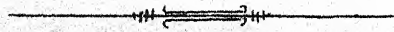
کیکاڑیوں کے ساتھ اون جرائم میں شریک ہو جاتے ہیں جو اس وقت تک
کیکاڑیوں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہہ کیکاڑیوں کا
لباس پہنکر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تاکہ کیکاڑیوں پر شبہ ہو۔ ضروری
اطلاعات کے حاصل کرنے میں ان کو یہہ آسانی ہے کہ ان کے رشتہ دار
جو کا دلکاری کی خدمت پر مقرر ہوتے ہیں خبر دیدیا کرتے ہیں۔ جہاں تک
امکانی کوشش ان کے ترک جرائم اور اصلاح کے متعلق تھی وکیگئی مگر تجربہ
سے ثابت ہوا کہ یہہ اپنی وحشیانہ حرکتوں سے باز نہیں آتے اور ان میں
کسی اور پیشہ کے اختیار کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

ملک سرکار عالی میں یہہ لوگ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے مشتہر کرائے گئے
اور پولیس کو ان کے حالات سے ہر وقت باخبر رہنا چاہئے۔ خصوصاً جو کاوٹکا
اور سیت سندھیوں کی حیثیت سے ملازم ہیں ان کے نقل و حرکت پر ہر وقت
نظر رکھنا چاہئے۔ کیوں کہ یہہ لوگ واردائیں کرنے کے بہت بڑے باعث سمجھے
جاتے ہیں فقط

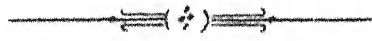
حصّہ دوم

حالاغیشتر اقوام ہجرت

ملک سرکار عالی



بہر تراکس



کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ | اوداسی - تیلی - راجہ جینی برہمن - راگھی برہمن
گرنتھی - کے ناموں سے پیشہ وراپنے کو بتلاتے

ہیں یہ لوگ خاص یا لکوٹ ملک پنجاب کے رہنے والے بھکاری ہیں مگر
بھیس بدلنے میں نہایت ہی چالاک قوم سے ہیں - ہندوستان کے جلد
مالک میں خانہ بدوش پڑے پھرتے ہیں - اور بیان کرتے ہیں کہ پندرہویں
صدی میں جبکہ یہ لوگ ملک سیلان میں تھے اور گرونانک کا زمانہ تھا
ان کی قوم کا سردار مسی چنگا بہر ترانے مذہب سکھ قبول کیا - چنانچہ
گرو گوبند جی نے جو کتاب گرنٹھ تصنیف کی ہے اس میں اسکا بھی تذکرہ
کیا ہے -

یہ لوگ اپنے کو برہمن بدرجہ اعلیٰ سمجھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ بجز
ان کے سکھ لوگ دوسرے کو خیرات دینے کے مجاز نہیں ہیں اور گرو گوبند جی
نے انہیں کو زیادہ تر حق دار و مستحق بتلایا ہے -

لباس وضع قطع وغیرہ | برہمن بہر تراکس اکثر پاک و صاف لباس میں نکلتے ہیں -
یورپین وضع کے چھوٹے کوٹ زیادہ تر استعمال کئے جاتے ہیں اور یہ لوگ

نجومی کہلاتے ہیں۔ اوداسی۔ بہر تراس سادہوان کا لباس پہنتے ہیں۔ اور نام کے بعد
لفظ داس لگاتے ہیں۔

مثلاً پورن داس۔ اشار داس وغیرہ۔ ماتھے پر تلک لگاتے ہیں۔ سفید یا لعل
یک کٹھری لکیر ہوتی ہے۔ اکثروں کو دیکھا گیا ہے کہ بعض ایک لکیر کھینچنے کے
تمام پیشانی کو بھورا یا زرد کر لیتے ہیں گیر و کے رنگ کا لانا کرتے پھرتے اور ننگے
سہ لائے بال مثل گوسایوں کے رکھتے ہیں۔ بعض صرف ایک لنگوٹی لگا کر بہوت
تمام جسم میں مل لیتے ہیں۔ بعض بالکلیہ سبوں کا لباس پگڑی وغیرہ کل ضروری چیزیں
استعمال کرتے ہیں۔

کیفیت جرائم وغیرہ۔ جہاں تک تجربہ ہوا ہے یہ لوگ دغا و فریب سے لوگوں کو نقصان
پہنچاتے ہیں اور اپنے نزدیک خیال کرتے ہیں کہ یہ جرم نہیں
ہے۔ بلکہ عوام الناس اپنی خواہش سے اُن کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں درحقیقت
دیکھا جاوے تو یہ مختلف طریقوں سے دغا اور دھوکہ دیکر جرائم کا ارتکاب
کرتے ہیں۔ عوام الناس کو یہ باور کرا کے کہ یہ بڑے نجومی ہیں۔ ہاتھ اور زانچہ
وغیرہ دیکھ کر دنیا بھر کے نوا اور جھوٹ باتیں بناتے ہیں اور ستارے درست
کرنے کی غرض سے روپیہ اور زیورات لیکر چل دیتے ہیں۔ بعض یہ بیان کر کے
چندہ وصول کرتے ہیں کہ ہم متبرک مقامات سے آرہے ہیں۔ اور وہاں
دیول اور دھرم سالہ نہونیکی وجہ سے خلق اللہ کو سخت تکلیف گذر رہی ہے
لوگ ترس کھا کر اور سچ سمجھ کر چندہ کر دیتے ہیں۔ اور یہ اُس تمام روپیہ
کو ہضم کر لیتے ہیں۔ گاؤں اور قصبہ کے باہر اترتے ہیں۔ گروہی لینے

انکا سر غتہ تنہا رہ جاتا ہے اور اس کے چیلے نکل کر ٹکاؤں یا قصبہ میں جا کر یہ
 باور کراتے ہیں کہ اگر وہی بات نہیں کرتے اور نہ کچھ کھاتے پیتے ہیں اگر
 کسی مراد مند سے کوئی بات کر لیا تو پھر اس کی مراد بر آئے اس طرح لوگوں
 کو ہکا کر ان سے روپیہ ایٹھ لیتے ہیں۔ اور گرد سے ایک آدمی امیر شخص
 سے بات کرا دیتے ہیں۔ ان شخص ان لوگوں کے اور بعد باطل طریقہ دھوکا دہی کے ہیں
 پولیس کو ان کی جماعت دیکھنے کے بعد ان سے بے خبر نہ رہنا چاہئے۔ بلکہ انکا
 تحفیہ نقب اور نگرانی رکھنی چاہئے۔

سنوریہ

اور کن ناموں سے مشہور ہیں وغیرہ۔ | اس جماعت کے لوگ اپنے کو چند روہی کے
 نام سے بھی مشہور کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ

کوئی قوم نہیں ہے۔ بلکہ ایک جماعت جرائم پیشہ اشخاص کا ہے جس میں ہر ذات
 اور ہر قسم کے ہندو شامل ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ
 حجام تک شریک گردہ پایا گیا ہے۔

یہ سنوریہ ہندو حیل کھنڈ کے رہنے والے ہیں۔ یہ کل ہندوستان میں دباوا کیا
 کرتے ہیں۔ ڈکیتی سرقہ باجبر سنگین وارداتوں کا ارتکاب نہیں کرتے بلکہ
 جہاں تک تجربہ سے ثابت ہوا ہے یہ دل کھول کر جیب کھینچتے اور پوٹلی بازی میں
 اول درجہ کے مشاق ہیں۔ بعض اوقات نقب بھی بروز روشن کرتے ہیں۔
 غروب آفتاب سے طلوع تک چوری کرنا عقیدہ تاہرا سمجھتے ہیں۔

لباس دہات چیت وغیرہ عموماً کرتے۔ پگڑی اور دھوٹی باندھتے ہیں۔ اور اردو بات چیت دیہاتی وضع سے کرتے ہیں۔ کوئی تخصیص

لباس میں نہیں البتہ سُرخ کھاروے کا تھیلہ ضرور رکھتے ہیں اور یہ ہی ایک علامت ہے جس سے وہ پہچانے جاسکتے ہیں۔

طریقہ جہانم وغیرہ۔ یہہ ہندی ریل سفر کر کے مختلف ٹکڑیوں میں تقسیم ہو جاتے

ہیں۔ ہولی کے قبل اپنا دورہ کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ ہولی کے ایام اپنے گھروں پر رہ کر بسر کرتے ہیں۔ اور مال مسرتہ سے جقدرو پیہ حاصل کیا جاتا ہے بے غل و غش اس سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ یہہ پیشہ ور

چور بڑے بڑے جاترا اور میلوں بازاروں میں پائے جاتے ہیں۔ مسٹر ہنگن صدر ناظم کو تو الی اضلاع نے ان کے حالات نہایت دلچسپی کے ساتھ مرتب کئے ہیں۔ جو وقت آپ تھگی ڈکیتی بندیل کھنڈ میں کار گزار تھے۔

جگے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنوریہ مجھوں اور میلوں میں جیب کترنے اور بچوں کے جسم سے زیورات مارے اور اون کپڑوں اور زیورات کے چورانے میں جو نہاتے وقت ہندی کے کنارے مراد مندر کہہ دیتے ہیں بڑے مشاق ہیں۔ مردان کے

عمدہ لباس میں ایک یا دو دوکانوں میں سامان خریدنے کی غرض سے سامان شروع کرتے ہیں۔ اور دوکاندار کو خوب باتوں میں لگاتے ہیں ان کے ہمراہی چھو کرے آنکھ بچا کر اور منتخب شدہ سامان سے جو کچھ ہاتھ لگے نہایت چالاکی

سے اوڑا لئے جاتے ہیں اور دوسرے اشخاص جو کسی قدر فاصلہ پر کھڑے رہتے ہیں ان کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ وہ فوراً اپنی اس سامان کو فروخت کر دیتے

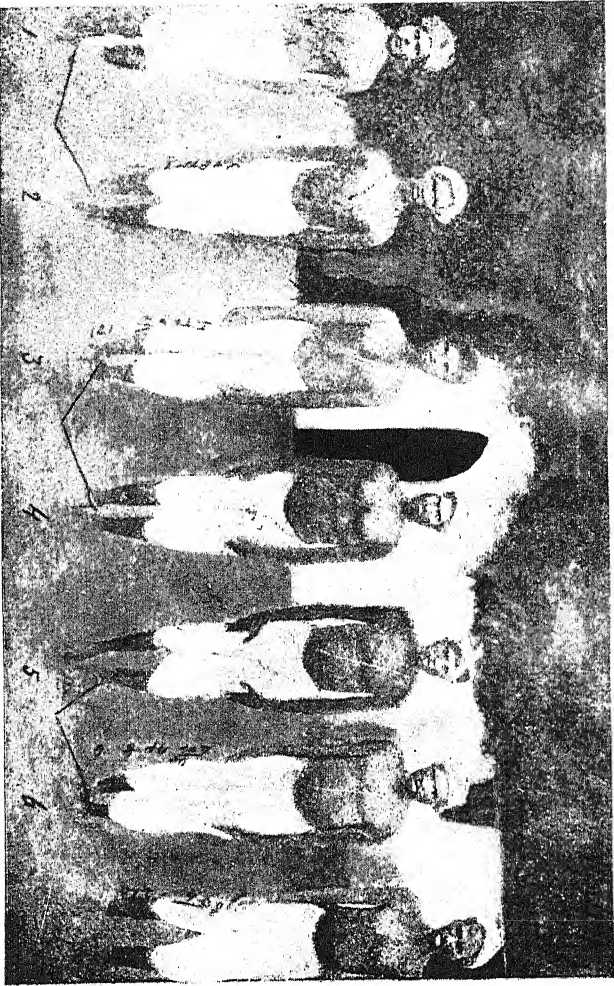
اور ہمیشہ سے یہہ ان کی عادت ہے کہ مال مسروقہ کے خریدار کو پہلے سے ٹھہرا رکھتے ہیں۔ تاکہ وہ مال اسی وقت بلا تعرض خرید کر لے۔ الفرض پولیس کو ہمیشہ جاتراؤں۔ سیلے۔ اور بڑے بازاروں میں ان سے غافل نہ رہنا چاہئے۔ اور ہر وقت گشت لگا کر اون کو گرفتار اور وفات الہادی میں چالان کرنا چاہئے جس سے یہہ بچد خون کرتے ہیں۔

مینا

اور کن ناموں سے مشہور ہیں وغیرہ
اور مذہب وغیرہ۔
یہہ لوگ بجز اس نام کے اور دوسرے نام سے نہ مشہور ہیں و نہ پکارے جاتے ہیں۔ یہہ ایک فرقہ اہل ہنود سے ہے جو ملک راجپوتانہ کے دیسی

ریاستوں یعنی اوررجیپور۔ بیکانیر۔ مینہا۔ بھرت پور۔ واسطلاح دہلی روٹہک گرگاؤں۔ ملک پنجاب میں بسے ہوئے ہیں۔ اور باخذے بھی انہیں ممالک کے ہیں لباس بات چیت وضع قطع وغیرہ۔
جب یہہ مارواڑی برہمن بھیس لیتے ہیں تو رشی اور لوٹا اور نوہے کا تو اور وہ اشیا رجو پوجا

میں استعمال کیجاتی ہیں۔ ساتھ رکھتے ہیں اور پیشانی پر تلک لگاتے ہیں۔ اور آپس میں مارواڑی زبان میں بات چیت کرتے ہیں یہہ گوڑ برہمن بھیس بھی لیتے ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ وہ دسویا کام جانتے ہیں اور یہہ کہ وہ کسی مارواڑی سیٹھ کے پاس اس کام پر نوکر ہیں۔ براڑ میں مارواڑی مینوں کو چکیداری پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس خدمت پر وہاں



نوکر ہوتے ہیں تو ایمانداری سے رہتے مالک کے مال کی بخوبی نگہبانی کرتے ہیں۔
 جو توں کی نوک کتر ڈالتے ہیں یہ لوگ زبان مارواڑیونگی سی کرتے ہیں۔ ہندی
 اور اردو میں بھی بات چیت کرنے کی اچھی مہارت رکھتے ہیں بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ
 اپنی قومیت چھپانے کی غرض سے کسی اصلی برہمن کو اپنے ہمراہ رکھ لیتے ہیں تاکہ لوگوں کو
 ان کے گروہ پر کوئی شبہ نہ ہو۔ عموماً عورتیں ناک چھدا کر منتھ پہنتے ہیں۔ مگر یہ صرف
 انہی اشخاص کی عورتوں میں رواج ہے کہ وہ ناک نہیں چھداتیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم رقبہ وغیرہ۔ | یہہ فرقہ نہایت مخدوش جرائم پیشہ کا ہے اور ان کا
 نقب کیا ہوا آسانی سے شناخت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہہ لوگ اکثر غلی نقب کیا کرتے
 ہیں۔ اور بعض اوقات چھت میں سوراخ کر کے مکان میں داخل ہوتے ہیں۔
 جس قدر مال قیمتی ان کو ملتا ہے سب کا سب لوٹ لیجاتے ہیں۔ مالک محروسہ
 سرکار عالی میں انہوں نے بہت سنگین نقب کی وارداتیں کی ہیں۔ اور ہر سال
 کیا کرتے ہیں۔ یہہ جب اپنے وطن سے وارداتوں کی غرض سے نکلتے ہیں تو ہمیشہ
 اپنے ہمراہ کبھی عورتوں اور بچوں کو نہیں رکھتے۔ ان میں دو فرتے ہوتے ہیں۔
 ایک گروہ تو کسی بڑے شہر یا قصبہ میں اپنے ملاقاتی برہمن کے مکان میں ٹھہر کر
 ارتکاب جرائم کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ دوسرا گروہ کہیں ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ
 چاندنی راتوں تک مسلسل سفر کرتا ہوا اور دیولوں یا باغوں میں ٹھہرتا ہوا۔ جن
 مقامات پر نقب کرنے کا منصوبہ ہو جاتا ہے وہاں اپنے علامتیں دیواروں پر
 بناتے ہوئے اور بھیک مانگتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ جب اندھیری راتوں کا
 سلسلہ شروع ہوتا ہے تو واپس ہونا شروع کرتے۔ اور مسلسل نقب کی

وارداتیں کرتے ہیں اور اپنے وطن کی طرف چل دیتے ہیں۔ ان کا آلہ نقب ایک بڑا کیلا ہوتا ہے۔ اکثر بنڈیاں شب باش ہونے کی غرض سے گاؤں کے کنارے کھول دی جاتی ہیں اور بصورت ضرورت یہہ لوگ نہایت چالاکی سے وہ درمیانی کیلا جس سے بنڈی کا ارس اور اوپر کا حصہ جوڑا جاتا ہے نکال لیتے ہیں۔ اور اس سے نقب کیا جاتا ہے بعض وقت مثل گپتی کے ہاتھ کی لکڑی میں کیلا چھپایا جاتا ہے۔ دیوار میں سوراخ کر نیچے بعد اور داخل ہونے کے قبل ان کو اس کا زیادہ خیال رہتا ہے کہ کسی قسم سے آواز نہ ہونے پائے اور نہایت خاموشی کیساتھ کام انجام دیا جائے۔ یہاں تک احتیاط عمل میں لائی جاتی ہے کہ لٹھ کے سرے پر چادر لپیٹ دی جاتی ہے تاکہ ٹپکنے میں یا اسباب کو ٹٹولنے میں مطلق آواز نہ آئے۔ ہر ایک چیز اسکے ذریعہ محسوس ہوتے جاے۔ سوراخ میں سے کمر میں داخل ہونے کے بعد اسے کسی کپڑے سے ڈھانک دیا جاتا ہے تاکہ کسی قسم کی روشنی اسکے آ رہا نہ ہو سکے۔ صنادیق سے مال نکالتے وقت زمین پر موٹی چادر یا کتل بچھا دی جاتی ہے۔ تاکہ زمین پر سامان گرنے کی کوئی آواز نہ آئے۔ یہہ لوگ اپنے وطن سے دسہرہ یا دیوالی کے بعد نکلتے ہیں۔ اور ہولی کے قبل واپس ہو جاتے ہیں۔ اور ہولی کے ایام ختم کر کے پھر تین چار ماہ کے لئے وارداتوں کی غرض سے باہر جاتے ہیں۔ مال مسروقہ کا فروخت کا عام طرح پر وہی طریقہ ہے کہ یا تو فوراً اپنے شناسا مارواڑیوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ یا چند روز دفن رکھ کر موقع سے فروخت کر لیا جاتا ہے۔ اکثر ایک ملک کا زور مسروقہ دوسرے ملک میں فروخت ہوتا ہے۔

پچھپیر بند فقیر

اور کئی ناموں سے مشہور ہیں مذہب غیرہ۔ | اور کسی دوسرے نام سے مشہور نہیں یہ لوگ اپنے کو
فرقہ فقرا سے بیان کرتے ہیں جسکی گذراوقات محض بھیک مانگنے پر بسر ہوتی ہے۔
مگر درحقیقت یہ عادی سکے بنانے والے چلانیوالے جرائم پیشہ ہیں۔ یہ مذہب مسلمان
ہیں۔ ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت بادشاہ اورنگ زیب پنجاب
سے ملک دکن کی طرف وارد ہوئے۔ اسوقت یہ لوگ اسکے ہمراہ آئے تھے۔
اور چھپیر بناتے تھے۔ جسکی وجہ سے چھپیر بند کا لقب ان کو دیا گیا۔ یہ لوگ
زیادہ تر ضلع بیجا پور احاطہ بمبئی پرنسپلٹنسی کے رہنے والے ہیں۔ اور عادی
جرائم پیشہ اور سکے ساز ہونیکلی وجہ سے یہ لوگ مشہور بلحاظ انگریزی ہوئے۔
ان کا وجود تقریباً ہندوستان کے ہر ایک ملک میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ
ملک حیدرآباد میں بھی ان کا ایک عرصہ تک دہا وہ رہا۔ مگر چند سال سے
ان کے انداز کی بہت ساری تدبیریں کی گئیں۔ اور خود ملک بمبئی کے حکام
نے ان کو مواضعات بیجا پور میں ٹلمنٹ قائم کر کے انکی سکونت محدود کر دی
ان کی آمد و رفت موقوف ہو گئی ہے۔

لباس بات چیت وغیرہ۔ | اپنے گھروں میں جب یہ لوگ سکونت پذیر رہتے ہیں
تو ان کا معمولی لباس کرناٹک کے معمولی ہندوؤں کا لباس پہنکر گروہ گروہ
میں روانہ ہوتے ہیں۔ گلے میں تسبیح کی طرح بڑے بڑے بنگے ڈال لیتے ہیں۔
ہاتھ میں لانا چٹا اور ناریل کا گنڈا اور گلے میں جھولی آویزاں رہتی ہے۔ ارد
اچھی طرح سے بولتے چالتے ہیں۔ مگر اسی بھج میں جس طرح کہ کرناٹک کے

مسلمان اردو بولتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم وغیرہ۔ [گھڑے نکلتے وقت اپنا معمولی لباس پہنے ہوئے ریل میں سفر کرتے ہیں۔ اور جس اسٹیشن سے اتر کر پیدل راستوں میں تقسیم ہوتے ہیں اور وقت اپنا لباس بدلتے ہیں سے دس تک آدمیوں کے گروہ میں منتشر ہو جاتے ہیں۔

سکہ سازی کا سامان ان کے ہمراہ مندرجہ ذیل رہتا ہے قینچی۔ چاقو۔ چٹنے۔ چھپچھپ۔ مٹی کے کٹورے۔ سوہن۔ سوئیاں۔ اسی کا تیل۔ گوند۔ سرمہ۔ سیس ایک ڈوبہ میں یا سفوف۔ چھوٹا ہاون دستہ۔ بھونکتی۔ کسوٹی۔ پارہ۔ کانسہ۔ گندہک۔ کولہ کا سنو۔ نرم چمڑا۔ تھوڑی سی باریک مٹی یا نمک مسد کی غرض سے۔ تھوڑے سکے حالی ایک قسم کی کالی مٹی۔ اسکا گوند نما سانچہ بنا کر اپنے ساتھ رکھتے ہیں کانسہ اور سیس کو گلا کر روپیہ آٹھ آنی۔ چو آنی۔ اور دو آنی بناتے ہیں۔ اور فروخت کرتے ہیں۔

اور فروخت کرتے وقت دہوکہ دینے کا یہ طریقہ ہے کہ مرادی۔ بچنے کی غرض سے مکانوں پر سوال کرتے ہیں کہ بھیک کے ذریعہ مرادی بہت جمع ہو گئے ہیں نرغ سے زائد یک گنڈہ فی روپیہ دیتے ہیں اسکے معاوضہ میں روپیہ دیا جائے۔ اکثر لوگ اس لالچ میں روپیہ توڑا لیتے ہیں۔ ان کا روپیہ لینے کے بعد ہاتھ کی صفائی سے اصل روپیہ جھولی میں ڈال لیتے ہیں اور مصنوعی روپیہ نکال کر واپس دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ روپیہ کھوٹا یا خراب معلوم ہوتا ہے دوسرا دیا جائے وہ انجان شخص اسکو صحیح تصور کر کے دوسرا روپیہ اسکے نظر کرتا ہے اور وہ اس طریقہ سے اپنے سکجات طلب بہتر بہتر کر کے چلا لیتے ہیں۔ سکجات قلب کو علاوہ اور مقامات میں چھپانے کے تجربہ سے یہ ثابت ہوا کہ حکام برازمین بھی رکبہ لیتے ہیں۔

ترے

کن ناموں سے مشہور ہیں اور نہ ہی غیرہ | نندی بیل والے بچوں والی بھی کہلاتے ہیں۔ یہہ خانہ بدلو

تلنگے ہیں۔ اور زیادہ تر ملک بمبئی سے اضلاع بیڑ۔ پربھنی۔ نانڈیڑ۔ واورنگ آباد میں
پائے جاتے ہیں۔ بظاہر دھنگروں کی ذات سے معلوم ہوتے ہیں۔ بھیک مانگنا ان کا آبائی
پیشہ ہے۔ یہہ لوگ اپنے ہمراہ ایک بیل رکھتے ہیں۔ جنکے گلہ میں پتیل کا زیور اور کوڑیوں کا
الا پہناتے ہیں۔ اور اسکی پیٹھ پر مختلف رنگ کی گوڑی بطور جھول ڈال دیتے ہیں۔
بیل کو تعلیم دیجاتی ہے اور وہ مالک کے کہنے پر طرح طرح کے تماشے اور کرتب دکھلاتا
ہے۔ کبھی ایک بیل اور اٹھالیتا ہے کبھی دو پاؤں پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور گھٹنے ٹیک کر
سجدہ کرتا ہے۔ تماشہ دیکھنے والے بیل کو حسب مقدور روٹی مٹا پیسے دیتے ہیں۔ یہہ
لوگ پتھر کا سانپ جہاں بنا ہوا ہوتا ہے اسکی پوجا کرتے ہیں۔

لباس بات چیت وضع قطع۔ | ان کے کپڑے سفید ہوتے ہیں۔ دھوتی کرتے پہنتے اور
چڑھی سر پر لیٹتے ہیں۔ عورتیں چولی اور ساڑھی مثل تلنگانہ کے دھنگر عورتوں کے
پہنا کرتی ہیں مردوں کے کان میں بڑے بڑے پتیل کے بالیاں ہوا کرتی ہیں۔ اور
سر میں بڑے بال ہوتے ہیں۔ شادی ہوئے تک حجامت کرنے کا ان میں رواج
ہے۔ اس کے بعد آئندہ حجامت نہیں کجاتی یہہ لوگ تلنگی اور مرہٹی زبان جانتے ہیں۔
شراب اور سیندھی کثرت سے پیتے ہیں۔ کتوں کے ذریعہ شکار بھی کھیلتے ہیں۔ ان کی
آمدنی سے ان کا خرچ بڑا ہوا رہتا ہے۔

طریقہ ارتکاب جرائم وغیرہ۔ | عہدہ داران پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ لوگ
نقشبندی سرقہ اور زہری بھی کرتے ہیں گاؤں سے کسی قدر فاصلہ پر جھونپڑیاں ڈالکر اترتے ہیں

اولاً بیل کے ذریعہ بھیک مانگ لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے مقام گاہ پر واپس آنے کے بعد ایک یا دو آدمی گاؤں میں خفیہ طور پر مکانوں کے گشت لگایا کرتے ہیں۔ جس مکان کو قفل لگا دیکھتے ہیں یا آدمیوں سے خالی پاتے ہیں اس کا قفل توڑ کر مکان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس مکان میں جو سامان از قسم زیور یا پارچہ یا برتن ملے چرائیتے ہیں۔ مال سرقہ کو جو از قسم پارچہ ہوتا ہے وہیڑ اور مانگوں کے ہاتھ کم قیمت میں فروخت کر دیتے ہیں زیور کو اناج کے تھیلے میں چھپا دیتے ہیں۔ جو بھیک کے ذریعہ ملتا ہے تاکہ کسی کو تلاشی میں شبہ نہ ہو۔ اسی طرح برتن کاروں کے ہاتھ نصف قیمت پر فروخت کر ڈالتے ہیں۔ چند سال قبل ان کے گروہ۔ بکثرت اضلاع صوبہ غرانی میں وارد ہوا کرتے تھے مگر جب سے کہ طریقہ نگرانی گیا مانگ کا ایجاد ہوا اور ان لوگوں کے حرکات و سکنات پر سختی کیساتھ نگرانی ہونے لگی ان کا آنا بہت کم ہو گیا ہے۔

عادی زہر کھلانے والے

حالات | یہ خاص قسم کا جرم کل ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک حیدرآباد میں بھی کوئی سال ایسا نہیں گزرتا جو ان جرائم کے اطلاعات نہ وصول ہوتے ہوں۔ عادی زہر دینے والے اشخاص پیشہ ور ہو چکے ہیں یہہ کوئی خاص قوم نہیں بلکہ عام طور پر ہندو مسلمان اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جہاں تاک رپورٹیں دیکھی گئی ہیں۔ اس سے صرف یہہ پتہ چلتا ہے کہ اس جرم کا ارتکاب ہمیشہ تن تنہا آدمی کرتا ہے۔ کسی گروہ یا فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس جرم کے ارتکاب کی صورتیں اکثر دو قسم سے واقع ہوتی ہیں۔ بندھی اور بیل سرقہ

کرنیکی غرض سے ہانکنے والے کو زہر دیا جاتا یا راستہ چلنے والے مسافروں کو زہر سے
 بیہوش یا ہلاک کر کے ان کا سامان سرتہ کیا جاتا ہے زہر عام طور پر دھتورہ یا سنکھیا کہوتا
 اول الذکر سرتہ کا طریقہ یہ ہے کہ مرکب جرم کسی قصبہ یا موضع میں بحیثیت مسافر یا
 سوداگر اترتا ہے۔ اور اپنے کو سوداگر مشہور کر کے کسی دور دراز مقام کو بغرض بیوپار
 جانا بیان کرتا ہے اور جو لوگ بنڈیاں کرایہ پر چلاتے ہیں۔ وہ اپنے جانور لاکراوت
 دیکھتے ہیں۔ اس امید پر کہ کرایہ معقول ملے گا وہ انہیں سے بہترین بنڈی اور
 سیلوں کی جوڑی منتخب کر کے اور کرایہ ٹھیکر کچھ رستم بطور پیشگی دیدیتا ہے اور
 علی الصباح بنڈی پر سوار ہو کر چل دیتا ہے۔ راستہ میں کوئی موقع کا مقام تک کر
 چند بھٹے کیلئے ٹھیکر جاتا ہے۔ اور بنڈی والے کے روبرو بیٹھائی یا چہنی نکال کر
 کھانا شروع کرتا ہے۔ اور اسکی آنکھ پہنچا کر زہر ایک حصہ بیٹھائی یا چہنی میں مخلوط
 کر دیتا ہے اور پھر نہایت سہر روی سے بنڈی والے کی تواضع کر کے اسکو ناشتہ کرنے
 وہ زہر آلود بیٹھائی دیدیتا ہے۔ جب وہ غریب اس بیٹھائی یا غذا کو کھا کر یا پی
 پیتا ہے اور زہر کے اثر سے بیہوش ہو جاتا ہے تو یہ شخص بنڈی بیل ہانک کر
 دور دراز مقام کو چل دیتا ہے اور وہاں پہونچکر بنڈی اور بیل معقول قیمت پر
 فروخت کر دیتا ہے چنانچہ حال ہی کے واقعات جو رپورٹ ہوئے ہیں ان کے
 دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک شخص مسلسل اٹھارہ یا بیس جوڑیاں بیل و بنڈی
 اس قسم سے سرتہ کرتا اور بیچتا ہوا آخر میں گرفتار اور سزا یاب ہوا۔

طریقہ دوم | مرکب جرم شارع عام سے یا گاؤں کے درمیان جو راستے بنڈیوں
 کی آمد و رفت سے بجاتے ہیں سفر کرتا ہوا چلا جاتا ہے جہاں اسکو موقع ملتا ہے

اور دیکھتا ہے کہ دو ایک مسافر کسی جہاڑ کے نیچے یا نالہ پر با باولی کے پاس بیٹھ جاتے ہیں
 استراحت کر رہے ہیں یا کچھ ناشتہ کر رہے ہیں تو یہ بھی ان میں جا کر بیٹھ جاتا ہے
 اور معمولی بات چیت کے بعد ان کے ہمراہ اپنی پوٹلی کھوکھو لکر مٹھائی یا چینی وغیرہ
 نکال کر کھانا شروع کرتا ہے۔ اور اسی طرح انکی آنکھ بچا کر تھوڑی سی مٹھائی
 میں زہر ملا دیتا ہے اور اس مٹھائی کی تواضع ان اشخاص سے کی جاتی ہے اسکے
 کھانے اور بیہوش ہو جانے کے بعد خود ان کے سامان کا سرکہ کر کے چل دیتا ہے۔ زہر
 کھانے والوں پر دو طرح کی علامتیں تارکب ہوتی ہیں۔ اولاً کھانیوالے کو چکر
 شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد تھوڑے اور دست بعض کم مقدار میں دہورہ ہونے سے
 بچ بھی جاتے ہیں۔ اور اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس اسکی بہت ضرورت ہے کہ
 بیٹ اور پتروں کا شعل یا عہدہ داران کو توالی اپنے دورہ کے زمانہ میں اگر کہیں
 اس قسم کے مسافر نظر آئیں یا بڈھی مانگتا ہو اتن تنہا کوئی مشتبہ شخص ہے تو
 وہ اچھی طرح اسکی حالات پر نظر رکھیں اور عام طور پر مسافروں کو راستہ میں
 اس بلائے ناگہانی سے بچنے ہوشیار اور متنبہ کرتے ہیں۔

مندلوار

اور کن ناموں سے مشہور ہیں | وادی مندلو الے یا کچی گندی کے نام سے بھی کہلاتے
 اور مذہب وغیرہ۔ جاتے ہیں یہ حیدرآباد کے اضلاع تلنگانہ میں

زیادہ تر پائے جاتے ہیں اور پیشہ ان کا دوا فروشی محض جڑی اور بوٹی
 کے ادویہ ہوا کرتا ہے جبکہ فروخت کرتے ہوئے گروہوں میں منقسم اور
 مواضع کا دورہ کیا کرتے ہیں قوم کے ہندو ہوتے ہیں۔

باس بات چیت وضع قطع وغیرہ۔ | یہہ لوگ عموماً گیر وے رنگ کے لائے کرتے پینتے ہیں۔ اور سر پر گیر وے رنگ کی گڑھی باندھتے ہیں ان کے پاس ایک کیلا مثل آلہ نقب رہتا ہے جسکے نسبت وہ بیان کرتے ہیں کہ یہہ آلہ جڑھی بوٹی کھودنے کا ہے مارو اور تلنگی اچھی طرح بولتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم۔ | پولیس کی رپورٹوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر جہاں کہیں یہہ قیام پندیر ہوتے ہیں اطراف اکنان مواضعات میں نقب کی وارداتیں سرزد ہوا کرتی ہیں۔ گو پولیس نے انکی جھڑتی وغیرہ اچھی طرح سے لی مگر کوئی مال مسروقہ ان کے پاس سے برآمد نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مال مسروقہ کبھی اپنے پاس نہیں رکھتے بلکہ زیادہ تر شہ کیا جاتا ہے کہ یہ مال کہیں ایسے مقام پر پوشیدہ کر دیتے ہیں کہ جسکا پتہ نہ لگ سکے۔ اسوجہ سے اہلیان پولیس ان کے گروہوں کی آمد رفت وغیرہ پر کوئی توجہ نہیں کرتے اور صرف جامہ تلاشی لیکر خیال کر لیتے ہیں کہ یہہ لوگ مرکب جرم نہ ہوئے ہوں گے اسوجہ سے یہہ چو طرف بلا کھٹکے آوارہ پھرتے رہتے ہیں۔ ان کے حالات پر نظر رکھنا لازمی ہے۔

پینچہ کنسل وارٹر

اور کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ۔ | اس قوم کا صحیح نام بچہ کنٹور ہے جسکے تلنگی میں معنی لنگڑا بھکاری کے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق واقعہ یہہ کہا جاتا ہو کہ ان کا جد اعلیٰ قوم جنگم تھا اور فطرتی طور پر لنگڑا پیدا ہوا تھا۔ اس کا نام بچہ کنٹور تھا۔ یہہ لوگ اسکی اولاد میں بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر ان لوگوں نے

اب وہ طریقہ چھوڑ دیا۔ اور اپنی طرز و معاشرت بالکل بدلدی ہوا بتدایہ لوگ سنک اور جھولی اور گھنٹہ لیکر بھیک مانگتے پھرتے تھے۔ مگر اب ان لوگوں نے اپنی وضع بالکل کیکاڑیوں کی سی بنالی ہے۔ چنانچہ کیکاڑیوں کی سی کنگین اور ٹوکریان بناتے ہیں۔ ونیز بوریا بافی اور چقماق کی روئی تیار کر کے فروخت کرتے ہیں۔ یہہ مذہباً ہندو ہیں اور جنگموں کا بڑا گرو جٹس آباد میں ہے اس کے بڑے معتقد ہیں وہ جب دورہ کنان نکلتا ہے تو ہر پنجہ کنٹور شخص انکو ایک روٹ دیتا ہے۔ یہہ لوگ ملک سرکار عالی کے اضلاع تلنگانہ میں زیادہ آباد ہیں۔ ضلع بیدر کے علاقہ جناڑہ اور ضلع گلبرگہ شریف کے قلعہ سیٹرم اور علاقہ پائیگا کے علاقہ چنگوپہ کے اکثر مواضع میں بسے ہوئے ہیں سدا سو پیٹھ ضلع مید کے علاقہ میں موضع ملوڑمی کے قریب ایک تالاب ہے اس تالاب میں چقماق کی روئی بکثرت ہوتی ہے اس روئی کے لینے کے لئے پچیس پچیس بیس اور تیس کو س کے فاصلہ سے یہہ لوگ آیا جایا کرتے ہیں۔

لباس بات جیت وغیرہ وضع قطع وغیرہ۔ | یہہ شل کیکاڑیوں کے لباس پہنتے ہیں تلنگی اور ٹوٹی مڑٹی زبان کرتے ہیں ان کے گھڑیاں شل وڈر اور یرکلوں کی سی ہوتی ہیں۔ گاؤں کے آبادی کے کچھ فاصلہ پر لگاتے ہیں ان کے عورتوں کا لباس تلنگی کنبی عورتوں کا سا ہوتا ہے شراب سیندھی مرد عورت پینے کے عادی ہوتے ہیں۔ صرف جنگم اور کنبی کے ہاتھ کا دیا ہوا کھاتے ہیں۔ چنانچہ چقماق کی روئی اور بوریا بھی کنبیوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔

طریقہ ارتکاب جرائم۔ | پولیس کی رپورٹوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ لوگ سنگین جرائم

ڈاکہ نقب سرقہ با بجر سرقہ میں گرفتار اور سزایاب ہوئے ہیں۔ ڈاکہ کا ارتکاب کرتے وقت ہارہ یا اوس سے زائد آدمی مشورہ کر کے واردات کے قبل سیندھی اور شراب خوب پیتے ہیں منہ کو ڈھانٹے باندھ کر چھپا لیتے ہیں۔ دوشانوں پر سے مکمل کمر تک باندھ لیتے ہیں۔ دھوئی کا لنگوٹ لگاتے ہیں بعض کے ہاتھ میں لٹھ اور بعض کے ہاتھ میں تلوار بھی ہوتی ہے جو پہرہ پر باہر مکان کے کھڑے رہتے ہیں۔ اولاً ایک یا دو شخص مکان کی دیوار پر چڑھ کر اندر داخل ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ دروازہ کھول کر بقیہ اشخاص کو بلا لیتا ہے مالک مکان اور اوسکی عورتوں کو پکڑ لیتے ہیں اور انکے ساتھ جبر و سختی عمل میں لاتے ہیں۔ زیادہ تر نقد روپیہ تلاش کیا جاتا ہے۔ اور اسکے بعد زیورات اور پارچہ کی طرف توجہ کرتے ہیں اسطرح رہرنی میں بھی مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں سیند بند میں جا کر سیندھی چوراتے ہیں۔ ان کی عورتیں بڑے تیز رفتار ہوتی ہیں۔ اور ہمیشہ ان کو بخیری کا کام دیتی ہیں مال سرقہ از قسم زیور و پارچہ نور و فروخت کر دیا جاتا ہے۔

گوپال

کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب غیرو۔ | بوریہ کار۔ کلہاٹی۔ پہلوان۔ گجراتی۔ یہ لوگ مذہباً ہندو معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ درحقیقت رہنے والے گجرات اور سنٹرل انڈیا کے ہیں۔ اور ملک براڑ کی طرف سے داخل ملک سرکار عالی ہوئے۔ زیادہ تر اضلاع مرہٹواڑ میں بعض اشخاص متقل سکونت اختیار کر کے ٹھہر گئے ہیں۔ اور بعض آوارہ پڑے پھرتے ہیں۔ جن ناموں

یہ مشہور ہیں اور جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے انکی شناخت مختلف لباسوں اور ظاہرہ طرز معاشرت سے ہو سکتی ہے۔

لباس بات چیت وضع قطع وغیرہ | بوریہ کارگو پال بوریہ بانی کا کام کرتے ہیں اور ان کا لباس وغیرہ تنگوں کا سا ہوتا ہے ان کے علاوہ مسلمانوں میں بھی ایک فرقہ بوریہ واپ یا بوریہ بان کے ناموں سے مشہور ہیں۔ یہ لوگ بھی مشہور ڈاکہ زن اور رہزن ہیں۔ ۱۸۶۹ء میں اس فرقہ کے تقریباً چار سو آدمی ٹھکی ڈکیتی کی مدد سے گرفتار ہوئے اور کثیر العدا میں مال مسروقہ برآمد ہوا۔ یہ لوگ خانہ بدوش ہیں۔ اور صرف جاڑوں میں دورہ کے لئے نکلتے ہیں۔ یہ لوگ اکثر اطلاع حاصل کرنے کی غرض سے فیقروں کے بھیس میں نکلتے ہیں۔ یہ فرقہ نہایت خوفناک ہے۔ ہر شخص ان میں کا بدچلن اور بد معاشرہ ہے۔

کھائی گوپال۔ | انکی مادری زبان گجراتی ہے۔ یہ لوگ کھیل تماشا کرتے ہیں۔ انکی اخلاقی حالت بہت خراب ہے یہاں تک کہ خود شوہر زوجہ سے کسب کرتا ہی پہلوان گوپال۔ | اس فرقہ کے مرد تنگ جھانگیہ پہنتے اور پگڑی باندھتے ہیں۔ کندھے پر ایک چادر پڑی رہتی ہے۔ یہ لوگ اردو گجراتی زبان کر سکتے ہیں۔ اور مثل نٹوں کے رسی پر چلنا اور لڑکے کشتی وغیرہ کر کے اپنا کمال دکھاتے ہیں۔ گجراتی۔ | اس فرقہ کے مرد سفید یا گیرہ کے رنگی جھانگیا اور بڑی پگڑی سرخ رنگ کی باندھتے ہیں۔ پوت کے بچے اور پتیل کے باسے پہنتے ہیں۔ ان کی عورتیں کبھی لہنگہ اور کبھی ساڑھی باندھتے ہیں۔ انکی عام زبان گجراتی مرٹھی اور ہندوستانی ہے مگر اصطلاحی زبان بدک بوریہ اور ٹاکن کارونکی زبان

سے بہت ملتی جلتی ہے ۔

طریقہ ارتکاب جرائم - | یہہ لوگ سرقتہ سرقتہ بولیشی اور نقب زنی کا ارتکاب کرتے

ہیں ۔ زیادہ تر چوری بھینسوں بھیڑوں اور بکریوں کی کرتے ہیں ۔ خاص موقع پر کبھی ڈاکہ کا ارتکاب بھی کر لیا کرتے ہیں مال سرقتہ بہت دور دفن کیا جاتا ہے اور عام طور سے ان لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں چنگے پاس انکی عورتیں بطور دشت کے رہتے ہیں ۔ انکی عورتیں کسب کر کے ہر قسم کی اطلاعیں پہونچاتی ہیں جب کوئی ڈاکہ یا رہنری کرنا مقصود ہوتا ہے تو تمام گروہ کے لوگ ایک مقام پر جمع ہو جاتے ہیں اور خوب شراب پیتے ہیں اور اس کے بعد اپنے کتے لیکر بغرض شکار کی طرف چلے جاتے ہیں ۔ تاکہ لوگوں کو یقین ہو کہ وہ اسی غرض سے گئے ہیں واردات کر کے اور مال سرقتہ دفن کر کے ایک جنگلی سورا یا خرگوش مار لیتے ہیں ۔ اور اسکو اپنے ہمراہ لاتے ہیں انکی نقل و حرکت پر پولیس کو زیادہ نگرانی رکھنا چاہئے ۔ خصوصاً جبکہ یہہ اپنے گاؤں سے غیر حاضر ہو جاتے ہیں ۔

ایرانی بلوچی

کن ناموں سے مشہور ہیں مذہب وغیرہ | سندھی بلوچی ۔ ہراتی بلوچی کے ناموں سے بھی پکارے جاتے ہیں ۔ مگر درحقیقت یہہ نہ افغانستان کے رہنے والے ہیں نہ بلوچستان کے ۔ بلکہ یہ خانہ بدوش دیہاتی قوم سے جو اضلاع شمالی ملک ایران سے ایک یا دو صدیوں کے قبل وہاں سخت قحط ہونیکے وجہ سے

آوارہ پھرتے ہوئے ہندوستان کے سرحدی ممالک سے داخل ہوئے۔ اور یہاں بھی کسی جگہ ان کا قیام نہیں۔ بلکہ ہر حصہ ملک میں یہ لوگ آوارہ گرد پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ مخصوص ڈاکہ زن یا نقب زن نہیں مگر انتہا درجہ کے بیرحم ظالم اور دن و ہاڑے چوری کرنے والے ہوتے ہیں۔ برٹش انڈیا میں یہہ مشہور نہیں اور نہ ملک حیدرآباد میں لیکن ہندوستان میں ان کی نقل و حرکت پر سخت نگرانی رکھی جاتی ہے اور ملک حیدرآباد میں بھی بحکم کار یہہ خارج البلد کر دے گئے۔ اور ان کے آئندہ عبور و مرور کی سخت ممانعت ہے۔ یہہ مذہباً مسلمان اور شیعہ ہوتے ہیں۔

لباس بات جیت وضع قطع وغیرہ۔ | یہہ فارسی زبان سے خوب واقف ہیں اور ٹوٹی پھوٹی اردو بھی کر لیتے ہیں۔ ان کے مرد صفا ستھرہ لباس پہنتے ہیں۔ ان کے گرد ہوں میں جمودار ہوا کرتا ہے جنکو وہ بغلبہ ارار منتخب کرتے ہیں پہہ جمودار گلے میں ہار مختلف رنگ کے قدیم اشرفیوں کے پہنا کرتا ہے۔ اور اسی وضع کے اشرفیان اور سکے جات یہہ فروخت بھی کرتے ہیں۔ دوسرے اشخاص ہاتھوں چاندی کے کڑے اور عورتوں کے گلے میں چاندی کے سکے کا مالا پہنتی ہیں۔ عورتیں اکثر خوش رنگ اور ملیح ہوا کرتی ہیں۔ مگر بہت سیلی کچلی ہوتی ہیں اور ہفتہ میں یک مرتبہ بھی حمام نہیں کرتیں۔

حالات جرائم وغیرہ۔ | عموماً یہہ لوگ سوداگری کرتے ہیں گھوڑے چاقو۔ قینچیاں۔ قفل۔ چھوٹے نگ۔ چھوٹے موٹی۔ تیسج کے دانے مصنوعی قدیم وضع کے سکے۔ ان کے ساتھ رہتے ہیں جنکو وہ فروخت کرتے ہیں۔ چند عورتیں ان میں کی اپنے

ساتھ دو چار بچوں کو لیکر کسی ایک مکان پر جاتی ہیں اور پانی مانگنے کے بہانہ سے گھر میں داخل ہو جاتی ہیں اور مکان والوں سے بات چیت شروع کر کے یہہ مصنوعی شکہ جات وغیرہ ان کے ہاتھ فروخت کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ گھر والے عموماً ان کو اجنبی سمجھ کر ان سے بات چیت میں محو ہو جاتے ہیں دوسرے ہمراہی عورتیں موقع پا کر ادھر ادھر چھوٹے چھوٹے اشیاء کی تلاش کرتی ہیں۔ اور جو کچھ مل جائے اپنے لہنگہ کے اندر جیبیں ہو کر لے جاتی ہیں۔ ایک مقدمہ شہر بہرام پور میں اسی قبیل سے ہوا تھا۔ جس میں تقریباً ایک ہزار روپیہ چوری گئے ان کا قافلہ جس موضع میں مقیم ہوتا ہے وہاں کے لوگ ان کے مظالم سے سخت مخوف ہو جاتے ہیں۔ اور ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ ان کے گاؤں سے چلے جائیں۔ یہاں تک اپنے بیل اور ہڈی بغیر کسی اجرت کے دوسرے مقام تک جانیسے حوالہ کر دیتے ہیں۔ جب یہہ لوگ بندلیہ ریل سفر کرتے ہیں تو وقت سے بہت پہلے اسٹیشن پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور بوض پوری ٹکٹ خریدنے کے چند ٹکٹ خرید لے جاتے ہیں۔ اور نہایت شور و غل کر کے کسی ایک ڈبہ میں گھس جاتے ہیں اور اس میں تہہ نام اپنا سامان رکھ لیتے ہیں۔ دوسرے غریب مسافران کے خوف کے مارے اس ڈبہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور کوئی شخص ان کے پاس بیٹھنا قبول نہیں کرتا۔ جس گاؤں میں ان کا گزر ہوتا ہے اور مقام کرتے ہیں اس موضع یا قصبہ میں جس قدر ترکاری اور میوہ باغات ہوتا ہے سب توڑ لیتے ہیں۔ اگر جواری مکائی یا باجرا

تیار ملے تو ان کے رٹ کے مثل ٹڈیوں کے گر کر کھیت کے کھیت کھا جاتے ہیں۔
 ان کی آمدنی سے ان کا خرچ ہمیشہ بڑا ہوا رہتا ہے۔ غرض جس طرح سے ان سے
 ممکن ہوتا ہے ڈرا دھکا کر اپنی سربراہی اچھی طرح رعایا سے کرا لیتے ہیں
 اور موقع پا کر چوریاں بھی کرتے ہیں۔ فقط



داخل نمبر	
قرن	

۱۰۰

A circular library stamp from the University of Toronto Libraries, dated 1964. The stamp is faint and partially obscured by the binding of the book.

اعلان

بلا دستخط مولف کتاب مسروقہ سمجھی جائیگی

اور

اس کتاب کی حسب ضابطہ رجسٹری

کرائی گئی ہے ^{نقطہ}

مولف